

ان من الشر حكمة ومن البيان لسم

الحمد لله الذي جعل في هذا الكتاب حكمة من الشر وبيان من البيان
وقال في كتابه حكمة من الشر وبيان من البيان

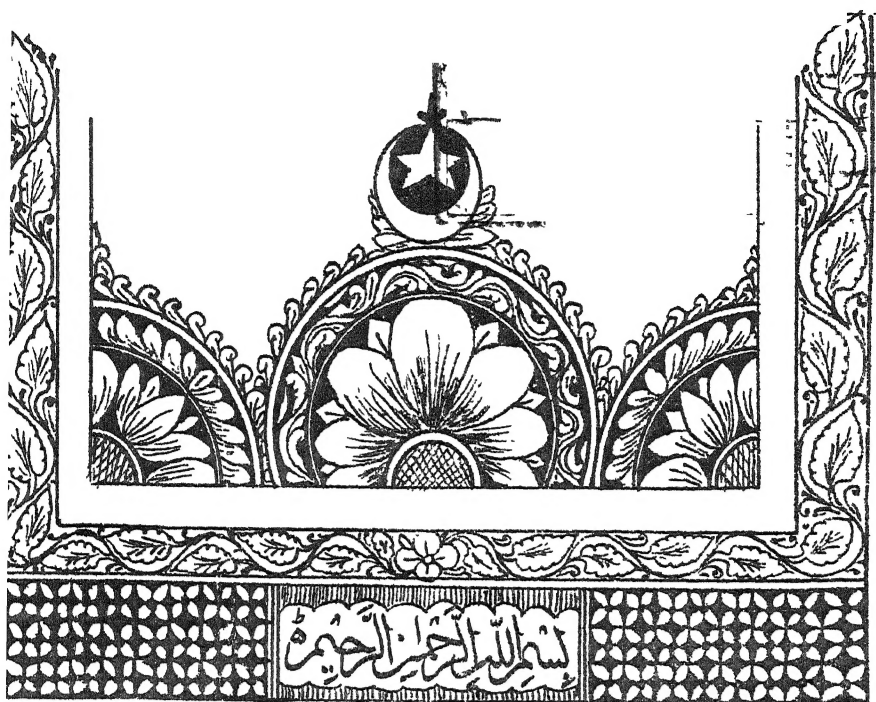


بإتقان من خاتمة خطيب محمد عبد الله كان الله له نصيب من حرمه ونفوسه

منه بسم الله الرحمن الرحيم

سنة ١٩٢٢ هـ

در مطبعه تاج محمد در جلوه ظهور



ہوا ہوں بلبل شیدا ریاض حمد بجا کا
 لکھو گرو صفا ک درہ بھی سکے ہر احساں کا
 ہے واجب گرجہ پھر ممکن حمد اس ذاتِ اوجب کی
 لہو روتا رہا عشق لب نگین حضرت میں
 مثال صبح صادق دیکھ اسکے ہوا روشن
 رہیں جبے زباں مدحت میں اس سخنِ تنہا کے
 ولے آل و اصحاب محمد جان دیتی ہے
 کدور گردولی کی پاک ہو آئینہ دل سے
 ہر چشم تصور سے ہوا ہے شوقِ نظارہ

بھر کرتے ہیں حورانِ جناب دم میرا کار کا
 دکھا صفحہ تحریر جلوہ مشرقِ ستار کا
 مگر اس عالمِ امکاں میں ہے کون ایسے امکاں کا
 اتارا پانی آنکھوں کے مری لعلِ بخشاں کا
 وگرنہ اور ہی عالم تھا عالم کے شبستاں کا
 خطر کیا کشتی امت کو ہو محشر کے طوفان کا
 نہ کیوں دم انکی الفت کا بھر ہر دم مسلمان کا
 نظر پیرا ہو جلوہ صاف یکتائی جاناں کا
 کرے کیا شوقِ محبوں میر و محبت کیاباں کا

پس دن کیونکر روح کو بوجھ قالم کی
ہیشہ مصر میں بھی حسیان تھا یوسف کو کنعان کا

رسالی طبع موزوں کو عطا ہوا سفدر یارب
کلام بادشہ مطبوع ہو ہر اک سخن دان کا

مشتاق ہوں میں اسلئے حسن و جمال کا
یوں ہی جو ذوق و شوق ہو اسکے صال کا
مختار میرے غیب و شہادت کا ہے وہی
بے انتہا دئے ہیں ہمیں اُس نے نعمتیں
ایسے نبی کا ہکو بنا یا ہے امتی
تھا وہ بشر مگر نہ ہمارے ساتھ بشر
ساری فضیلتوں کا تھا جامع وہ شاہ دین
کردیگا سرد آتش عصیاں تو کیا عجب

ہے نام خود جمیل مرے ذوالجلال کا
چرچا ہر ایک حال میں ہو سیکر قال کا
میں معتقد بخوم کا ہوں اور نہ فال کا
محتاج اسکا لطف نہیں ہے سوال کا
پیدا کیا کسی کو نہ جسکی مثال کا
گوہر کے روبرو نہیں رتبہ سفال کا
باقی رہا نہ ایک بھی درجہ کمال کا
میری جبین پہ ہے جو عرق نفعال کا

مشغول حمد و نعت میں ہے بادشہ رہو
زیور یہی ہے شاہِ علم و کمال کا

نہیں جز نعت بنی لطف ہے گویائی کا
دیکھے عالم جو تیرے روضہ کے زیبائی کا
غافل و شوق پیمر کو سمجھتے کیا ہو
آنکھ سے دیکھ لیا روضہ حضرت میں نے

سب سے بہتر ہے یہ موقع سخن آرائی کا
عمر بھر دل ہے حیرت میں تماشائی کا
پہلا زینہ ہے یہی حق کی شناسائی کا
مدعا ہو گیا حاصل مری بینائی کا

<p>یا نبی اب نہیں یا را ہے شکیبائی کا تیس کسطح ہو مہر ترے سودائی کا خز کرتا میں ترے در کی حبس سائی کا تھا مقدر میں حلیمہ کے شرف دانی کا گور میں بھی مجھے کچھ غم نہیں تنہائی کا ادعا ہے یہ غلط مذہب عیسائی کا عشق فرضی میں نہیں نام ہے سچائی کا</p>	<p>پھر مدینہ میں دوبارہ مجھے بلوایے عشق لیلیٰ ہے وہاں عشق پیر ہے یہاں سجدہ گر غیر خدا کیلئے جائز ہوتا ریشک ہر وقت کیا کرتی تھیں نسوان قریش حشر تک عشق پیر ہے رفیق دل وہاں ہو گی توحید پہ کسطح سے غالب تثلیث شاعر و تمکوان اشعار سے کیا نفع ملے</p>
--	--

باد شمشعہ نزع میں تم کلمہ طیب پڑھ لو
کھونہ مٹھیو کہیں قابو ہے یہ دانائی کا

<p>عالم مے قرطاس پہ ہے ماہ مبین کا تھا نور نبی نور جو تھا ان کی حبیب کا یوسف کو ہے اعزاز کہاں اس شمع دین کا دوزخ کو نبایا ہے چمن خلد بریں کا نکلے نہ کبھی منہ سے ترے لفظ نہیں کا خواتین ہوں میں انسر کا نہ مشتاق نگین کا ظلمت وہ ضلالت کی ہے یہ نور یقین کا</p>	<p>کرتا ہوں رقم و صف رخ سرور دین کا مسجد و ملائک سچے آدم تو عجب کیا محبوب زلیخا وہ یہ محبوب الہی کیا کھوئی ضلالت دل کفار کی تو نے کیسا بھی وہ عاصی ہو مگر وقت شفاعت بہتر مجھے شاہی سے ہے اس کی گدا اسلام میں در کفر میں بس فرق یہی ہے</p>
---	---

ای باد شمشعہ ہجڑاں وصف پیر

	کیا باعث فرحت ہے مری جانِ زینک	
<p>بھول جائیں حضرت موسیٰ بھی عالم طور کا صبح شیریں میں ہے عالم مرہم کا فور کا دائرہ ہر حرف کا حلقہ ہو چشم خور کا کیا مقدر ہو تمھارے عشق کے مخمور کا شہد کے طالب کو بیابانِ خطر زبور کا شہر دنیا میں ہے نفع صورت تک منصور کا آئینہ کا غد ہو خامہ چائے بلور کا کیوں نہ دل اچھلے خوشی سے خاطرِ بخور کا میں موافق ہو نہیں سکتا ہوں اس دستور کا عشقِ فرضی تو نمونہ ہے شبِ دیچور کا</p>		<p>یا نبی جلوہ دکھا دو عارضِ پر نور کا عاصی و درمان کرو تم جرم کے ناسور کا وصف لکھتا ہوں نبی کے حسن کا کیا عجب ساکے ہوشیاروں کو قربان کئے اس پر شوقِ شیریں اور ہے خوفِ سحر کچھ اور ہے راز اس کا حق ہی جانے حق مگر کہتے ہیں ہم کیا مصفا سنجیدی ہے جسکے وصف کو جشفاعت کی تمھاری وہومِ محشر میں مجھے شاعر و لشد فرضی عشقِ بازی چھوڑ دو عشق جو سچا ہے مثلِ روزِ روشن سجیماں</p>
	<p>آستانِ مصطفیٰ کا ہوں گدا امی باؤ شاہ میرے آگے کیا ہے رتبہِ قصیر و فقور کا</p>	
<p>جلوہ ہے داغِ دل میں مرے آفتاب کا آنسو کو میسر آج ہے رتبہِ گلاب کا عالم ہے منکر و نیکے دلوں پر کباب کا میں ہوں غلامِ شافعِ یومِ الحساب کا</p>		<p>ہوں شیفۃ لقاے رسالتِ تاب کا یاد آ رہا ہے وہ گلِ عارضِ جناب کا نشہ ہے مجھ کو عشقِ نبی کے شراب کا جرم و گناہ میسر بھلا کس حساب میں</p>

نوبت زوال کفر کی پھنچی کہاں کہاں سیماب پارہ پارہ ہو غیر سے کیا عجب ہم کسکے اتنی ہیں ای دوزخ تو غور کر شیریں ہو اے چاہ انس کا وہ آبِ شعور انفوس بحرِ حرص و ہوا میں ہیں غرقِ ہم	ڈنکا بجا ہے دیں گے جب عیب و اب کا ہجر نبی میں ہے وہ سماں اضطراب کا وہ اور ہونگے خوف ہو جنگو عذاب کا ادنیٰ سایہ اثرِ تھانی کے لعاب کا ہے زندگی ہماری نمونہ حباب کا
---	---

اکہ میں تیں اور کہیں شوخیہ غزل
ای باوشمہ یہ کام نہیں ہے ثواب کا

عشق رخ سرور ہے جو ماو امیرِ دل کا ذکرِ معجز ہے سچا میرِ دل کا کیونکر نہ شے خشریں دھڑکا میرِ دل کا جا پہنچوں مدینہ ہے ارادہ میرِ دل کا عالم ہے ہر اک ل سے نرالا میرِ دل کا اک حمدِ الہی ہے دگر نعتِ نبی ہے رویامیں بھی دیکھا نہیں میں نے رخِ احمد پروانہ یہ دنیا کی ہو اسی شمعِ رسالت سر سبز ہے دل میں جو تیرا نخلِ محبت	ہے غیرت خورشیدِ تجلا میرِ دل کا زندہ ہونہ کس طرح یہ مردہ میرِ دل کا ہے نامِ پیر جو خطیفہ میرِ دل کا ہر دم ہے تقاضا یہی ملیں میرِ دل کا جز نعتِ نبی دل نہیں لگتا میرِ دل کا وہ راحت جاں ہے یہ سہارا میرِ دل کا ہے ہے ابھی سوتا ہے نصیب میرِ دل کا ہو جائے فدا تجھ پہ تنگ میرِ دل کا خشریں ملیگا مجھے ثمرہ میرِ دل کا
---	---

عصیاں سے بچا باوشمہ بچداں کو

اب تو ہی نگہاں ہے خدا یا میر دل کا

باغ فردوس مرے حق میں بیاباں ہوگا
دیکھے گرزلف کو کافر تو پریشاں ہوگا
تیرا پروانہ ہر اک شمع کا ارماں ہوگا
کیوں نہ ہر چشمہ بہاں حیاتِ حیاں ہوگا
رخ پر نور و ماں تیرا درخشاں ہوگا
دور غلطاں یہ مرا علم بدخشاں ہوگا
آسمان ہو گا زیر ہوگی نہ انساں ہوگا
دلِ مینہ جی ہر اُٹینہ حیراں ہوگا

گرنہ دیدارِ نبی مجھ کوئے رضواں ہوگا
شاد و خرم ترے عارض سے سلمان ہوگا
شیخ پر ہوتا ہے پروانہ فدا عالم میں
لب جان بخش سے پڑ جائے اگر تیرا باب
اسلئے خلد میں حاجت نہیں مہر و مکی
لب نگیں کے تصور میں ہے آنسو جاری
تیرے ہونیسے ہی سب کچھ یہ ہوا ہے ورنہ
تیرے رخسارِ صفا کا اگر وصف کہوں

باورِ شمعِ عشق ہے اس ہر رسالت کا تجھے
دل نہ اک ذرہ قیامت میں ہر اسان کا

کبھی قطرہ کے منہ سے وصف دیا ہو نہیں سکتا
کر و تم لاکھ بھی منت یہ صلا ہو نہیں سکتا
قسم حق کی قیامت تک بھی تم سا ہو نہیں سکتا
بحرِ اللہ کے کوئی شناسا ہو نہیں سکتا
مدینے کے کبھی فردوس اچھا ہو نہیں سکتا
شفیع المذنبین کیا اپنا ملجا ہو نہیں سکتا

کسی سے وصف شاہِ انبیا کا ہو نہیں سکتا
رخِ حضرت سے اسی شمس و قمرِ تنبیہ کیونکر دوں
تنِ اقدس پہ زیبا خلعت ختم رسالت ہے
تجھاری قدر و عزت کا مدارِ کامرانی کا
یہاں محبوب حق ہے اور وہاں حبِ غفلتِ ہیر
دلالتِ خوف کیوں ہو دعوے غم و روزِ محشر کا

توں پر سب فدا ہیں میں فدا اپنے پیسیر پر نبی کے عاشقوں سے قیس ہمسر ہو یہ بیجا ہے ملاک خاک میری بعد مردن خاک طیبہ سے	کسی کا میر دل پر کچھ جا رہا ہو نہیں سکتا خذف پارہ کسی دن درکتا ہو نہیں سکتا صبا کیا تجھ سے اتنا کام میرا ہو نہیں سکتا
--	---

ہے انکی اک نگاہ لطف کافی پاوشہ مجھ کو جو ادنی اُمتی ہوں کیا میں علی ہو نہیں سکتا	
---	--

ترے روضہ پر دوبارہ جو مرقار ہوتا میں مدینہ جا کے آیا مرا مدعا نہ پایا ترسی دید خواب میں بھی نہوی تجھے میسر کیا خاتم الرسالت تجھے خالق جہاں نے کبھی شکار ہوتی نہ خدا کی یہ خدائی مری آنکھ کیوں نہ سمجھے اسے سرمہ جو اب میں درود پڑھ کے ہر دم ترانہ نام رہا ہوں ترسی ہجر کی مصیبت نہ اگر مجھے ستائی مجھے ہو یقین اس دم ترے در پہ ہو رسائی دم گرم یہ وصف کرتا جو تر اسی بھر خوبی ترسی اک نظر جو پڑتی اسی سحاب لطف حمت نہ ہے اگر وہاں تو مجھے خلد ہے بیا بیاں	مری جان صدقہ ہوتی مراد دل نثار ہوتا نہ تھے یہ یضیب میر کہ دماں مزار ہوتا مرا بخت خفتہ شاید نہیں ہوشیار ہوتا تو نبی جہاں میں کیونکر کوئی زمینہار ہوتا نہ ترا وجود اطہر اگر آشکار ہوتا ترے گور کا میسر جو مجھے غبار ہوتا یہ لحاظ میں نہ کرتا تو تصور وار ہوتا کبھی غمزدہ نہ ہوتا نہ تو بقصر ار ہوتا مری زلیت کا اگر کچھ مجھے اعتبار ہوتا مرا شک قطرہ قطرہ در شاہوار ہوتا مرا گلشن مقاصد ابھی پر مہار ہوتا گل تر ہر اک ماں کا مرے حق میں خار ہوتا
--	---

یہی فخر بادشہ کو دم بانی پرس بس تھا ترے خادموں میں ثنا با جو مرا شمار تو تھا	
---	--

دین متیں ہے پھیلا نزدیک و دور تیرا کفار و مشرکین سب پچھتا ئینگے سراسر قدرت ہے وہ خدا کی یہ فضل ہے خدا کا فعلی رضائی قولی سنت کے ہیں جو پیرو ہیں صاف تر مبشر توریت اور انجیل تو خاتم الرسل ہے سرور دو جہاں ہے شیدانہ ہو جو تیرا مومن وہ کس طرح ہو تھا عرض رب امی موسیٰ معراج گاہ احمد دوزخ سے تو چھڑا کر جنت میں دکھائے	گویا ہے امی پیمبر ہر جا ظہور تیرا جاؤ چشم جو دیکھیں روز نشور تیرا پائینگے حسن کیونکر غلمان و حور تیرا لطف و کرم انہیں پر ہو گا و نور تیرا اور فے گیا ہے بیشک تر وہ زبور تیرا رتبہ رقم کروں کیا میں امی حضور تیرا رکھتا ہے عشق دل میں ہر اک ضرور تیرا معراج گہ زمین پر تھا کوہ طور تیرا ہو گا ز مہر امت دل ناصبور تیرا
--	---

اسی بادشہ شفیع محشر نبی ہے اپنا کیا غم ہے گر ہے بید جرم و قصور تیرا	
--	--

یا نبی کس کے نہیں دل میں ہے اراں تیرا کون ہوں کیا ہوں کروں عشق کا دعویٰ کیونکر حمز سے نعت یہی کہتی رہی صبح و سا عاصیاں حشر میں یوں تجھ کو لپکا رٹھیں گے	کون ملاح نہیں صاحب ایماں تیرا عشق خود رکھتا ہے جب حضرت رحماں تیرا حد نہیں میری کوئی اور نہ پایاں تیرا اک سیلہ ہیں بس دین کے سلاطین تیرا
--	--

<p>فوقیت رکھتا ہے دارا پہ بھی درباں تیرا جسم تیرا ہے بجا نقد دل و حباں تیرا آئینہ رہتا ہے ہر آئینہ حیراں تیرا نور رکھتا تھا جبیں پر مہ کنعاں تیرا نور سے کسکے تھا عارض یہ و خشاں تیرا یانی تجھ پہ ہر اک وصفے نازاں تیرا ہو مبارک تجھے رضواں یہ گلستاں تیرا</p>	<p>کسر شاں اسکی ہے کسری سا گزشتہ دو وقف سب کچھ ہے یہ تیرے لئے عشق نبی کیوں سکند بھی نہ شہد ہو صفائے سے مصر میں اس لئے کہلا یا غزیر عالم نا رگزار بھلا کیوں نہوے ابراہیم فخر کرتے ہیں رسالت معلیٰ پہ تیری یلبل باغ مدینہ ہوں مجھے کیا پروا</p>
--	---

بادشاہ کو نہیں کوئین میں کچھ خوف ہراس
خشریں ہاتھ مرا در سے دا ماں تیرا

<p>ہر ایک حرف قابل صل علی ہوا دل میرا گویا آئینہ حق بنا ہوا نام اپنا بادشاہ جو ہوا کیا بجا ہوا تجھ سناں دوسرا میں کوئی دوسرا ہوا قطرہ ترے کرم سے در بے بہا ہوا توحید کا ہے باغ جو پھولا پھلا ہوا رہے شوق و وقدم آگے بڑھا ہوا</p>	<p>مجھ سے رقم جو وصف شہ انبیا ہوا پیر تو لگن جو عشق حبیب خدا ہوا میں دل سے آستان نبی گدا ہوا جامع ہے تو جمیع فضائل کا یا نبی تیری نظر نے کر دیا ذرہ کو آفتاب تیرے سحاب فیض و ہدایت کا طفیل اکرتا ہے قصد بلدہ طیبہ جو دل مرا</p>
--	---

پیش خدا میں جاؤ لگا محشر میں بادشاہ

انت بنی کا ماتھے میں دست لیا ہوا

صبر و استقلال کا بھی حوصلہ جاتا رہا
سوئے طیبہ قافلہ پر قافلہ جاتا رہا
آشنا قایم رہا نا آشنا جاتا رہا
جس گلی جس سے شاہ انبیا و جاتا رہا
ہائے کیا پایا تھا ہم نے ہم سے کیا جاتا رہا
دیکھنا روضہ کا وہ صبح و مساجد جاتا رہا
زور کفر و شرک کا جاتا رہا جاتا رہا
لطف اس دنیا میں آنیکا جوتا جاتا رہا
شوق و روضاں مجھے فردوس کل جاتا رہا

ہجر احمد میں نہ پوچھو مجھ سے کیا جاتا رہا
وائے ناکامی پڑے ہیں مہندین یوسنم
عشق احمد نے مٹا یا دل سے میرے محنت غیر
نکھت مشک گلاب اس راہ سے آتی رہی
ہم مدینہ تو گئے لیکن نہ اس جا مرٹے
لطف شوق دید میں ہے آنکھ میری متلا
شرق سے تاغوب جب ڈنکا بجا توحید کا
کہتے تھے روح الامید قاتل مصطفیٰ
جب آنکھوں میں سمائی ہے مدینہ کی بہار

سچی سچی مدح گوئی کا ہے چرچا یا و شاہ
اب تو فرضی عشق بازی کا مزا جاتا رہا

ہر سخن میرا گل گلزار روضاں ہو گیا
واہ کیا سر سبز اسکا باغ ایساں ہو گیا
صفحہ قرطاس میرا نرگستان ہو گیا
آب زمزم مجھ کو گویا آب حیوان ہو گیا
دہریں ہر مورچہ شکل سیماں ہو گیا

رنگ انت مصطفیٰ جدم بنایاں ہو گیا
تیرے غم میں جو مثال ابرگیاں ہو گیا
شوق دیدار پیہر جب رقم کرنے لگا
کعبہ میں پائی ہے میرا مردہ دل نے زندگی
دولت دین بنی نے دی وہ قدر و منزلت

نوع انسان میں کیا خلاق نے پیدا مجھے	اشرف المخلوق جسے نام انسان ہو گیا
بجائے نار جہنم سے مرصیان فساق	سوز الفت تیرا نکلے حق میں دریا ہو گیا
فتح گویا ہو گئی سب دشمنان دین پر	نفس سرکش پر اگر غالب سماں ہو گیا
مہر کے آگے نہیں جھڑج انجم کی ضیا	رتبہ یوں اگلے کتب کا پیش قراں ہو گیا

میں جو سلطان رسل کے در کا ہوں ان کی گدا
باوشہ میرا تخلص مجھ کو نمایاں ہو گیا

ہے تیری حشر میں ادا د کیا کیا	ہوے دوزخ سے ہم آزاد کیا کیا
مناوی تو نے کی توحید کی جب	مٹایا کفر اور الحاد کیا کیا
ہدایت سے ہوا معمور عالم	ضلالت ہو گئی برباد کیا کیا
بہار وحدت حق کا ہے جلوہ	ہے پھولا گلشن ایجا د کیا کیا
لکھا ہے میں نے وصف چشم سرور	ہے استادوں کا اسپر صا د کیا کیا
ہزاروں سیکڑوں امت میں تیری	ہے قطاب دراو تا د کیا کیا
بنوت کس کو ہے جن و ملک میں	معزز ہے یہ آدم زاد کیا کیا
طیپا ہوں غمزدہ ہوں مضطرب	تری فرقت کی ہے بیدا د کیا کیا
دوبارہ جا کے جب پہنچوں بلینہ	کرو گنا نالہ و فسر یا د کیا کیا

میں مداح نبی ہوں باوشہ آج
لیگی شاعروں سے دا د کیا کیا

<p>رشتہ گاری مت عاصی کو دلوائینگے آپ اگر نہ ہو ہمارہ یہ جنت میں کب جائینگے آپ کہتے تھے اس ہر میں تشریف لائینگے آپ اگر دوبارہ پھر مجھے شرب میں بلوائینگے آپ گو یا فرمان آہی ہے جو فرمائینگے آپ ادویوں نور ہدایت اپنا چکائینگے آپ خاک کو میری مدینہ میں جو پہنچائینگے آپ پارہ پارہ ہو قمر انگلی جو بتلائیگی آپ جو کذب ہیں دل ہی دل کھینچائینگے آپ</p>	<p>اللہ اللہ حشر میں کس شان سے آئینگے آپ کیسی بہر دوی نوازش کس قدر امت یہ ہے نور کے لیکر طبق وقت ولادت سب ملک خوش نصیبی پر مری کیا اس سے بڑا کفر ہو بیگماں حق کی طاعت ہے اطاعت آپ کی کس کو تھا معلوم یوں ہو گی ضلالت کا عدم یانہی ہے گلشن فردوس کو میرا سلام رشتہ رخ سے آپ کے خورشید ہو گا زرد و رو جو مصدق آپ کے ہیں خوش رہینگے حشر میں</p>
---	--

پاک فرضی عشق سے ہے ہاوشمہ کی شاعری
 مجھ سے اسی رنگیں مزاج و لطف کیا پائینگے آپ

<p>کس قدر رحمت حق کا ہے اثر آجکی رات ہو مبارک امی مسافر یہ سفر آجکی رات ہے پرے عرش کے حضرت گار آجکی رات پشت پر میری ہے اک شک قمر آجکی رات ہم کلامی ہو می خالق سے ادھر آجکی رات رکھتی ہے ان میں مگر شان گرا آجکی رات</p>	<p>شب معراج ہے اسی اہل نظر آجکی رات پردہ غیب سے ہر وقت صدا آتی ہے کیا کرے سدرہ سے پرواز پر روح امیں سترنگوں کیوں نہوں انجم می کہتا ابھراق اک تجلی سے ادھر طور پر بخود تھے کلیم - خلق کیں خالق عالم نے بہت سی راتیں</p>
--	---

<p>صدقہ تم پرین لجان جگر آجکی رات ہے نکل سی شہ جن و بشر آجکی رات تم نے پایا ہے جو کچھ عز و قرا جکی رات اہل دوزخ کی بھی لی تم نے خبر آجکی رات طاعت حق میں رہتے تھے سحر آجکی رات صدقاہ جب ہیں ہے گھر آجکی رات</p>	<p>خویش خبت میں فلک پر یہ ملک کہتے ہیں قائم بین اودنی کا جو کچھ تھا مفہوم نہ ملا ہے کسی مرسل کسی پیسبر کو نہ فقط گلشن جنت کا کیا نظارہ بت و مہتمم جو رب کی ہے مبارک نسبت قد کیا ہوگی صدف کی نہ ہو جیاس میں گھر</p>
--	---

پاوشہ پاؤں گے کسطح جزا کل کا دن
خواب غفلت میں اگر ہوگی لسبر آجکی رات

<p>میرا دہن ہے میری زباں پر تار آج صلی علی کی کیوں نہ ہو ہر جا پکار آج کیا خوشنما ہے میرے چمن کی بہار آج حور و قصور کا میں نہیں خوشگزار آج کیا یہ زمین فلک پہ ہے میرا وقار آج صدقے مے سخن پہ ہے شک تار آج ترے سوا ہے کون ہیں غمگسار آج حد سے گزر گیا ہے مرا انتظار آج شاعر ہیں جہاں میں ہزاروں ہزار آج</p>	<p>کس کا ہے نام و روز باں بار بار آج نعت نبی پہ ہے مراد ارم دار آج سینہ ہے میرا بھر پیر سے داغ داغ خبت میں بھی کہوں گا تری دید بس مجھے باصدق دل غلام شہ انبیاء ہوں میں لکھتا ہوں وصف نکہت گیسوئے مصطفیٰ امت یہی کیسگی قیامت میں یا نبی کیا جانوں میں کہ ہے مدینہ کا پھر سفر نقد اہل فہم کی ان میں قلیل ہے</p>
--	---

مراح مصطفیٰ ہوں تخلص ہے باوشاہ
غیروں کی مدح سے ہے مجھے ننگ عاراج

<p>گل نرگس مری تربت پہ کھلا میرے بعد بس ہے اس شمع کی مرقد میں ضیا میرے بعد یہی دشمن ہیں مرے روبرو امیرے بعد ایک قرآن دگر آل عبا میرے بعد یہی دکھلائیں تجھیں راہ ہدیٰ میرے بعد ہیں عبث قصر و مکاں ہم ظلامیرے بعد اتنا احسان کرا اسی باوصبا میرے بعد یہی کافی ہے مرے حق میں عامیرے بعد میری امت تر کیا حال ہوا میرے بعد</p>	<p>شوق دیدار بنی ساتھ رہا میرے بعد یا بنی داغ محبت تر الیحا تا ہوں دست و پامیر گناہوں کی گواہی دینگے کہا حضرت نے کہ دنیا میں ہیں چھوڑا دھیر یہی دو چیز تمھارے لئے ہیں حل منیر نیک اعمال فقط حشر میں کام آئیں گے خاک کو میری ذرا خاک مدینہ میں ملا میں اٹھوں حشر میں عتیق بنی کی صفیا آہ کس درد سے فرمائینگے حشر میں نبی</p>
---	---

باوشم فکر ہے کیا اگر نہیں اب قدر سخن
خلق کو میرے سخن کا ہے مزا میرے بعد

<p>اور افضل اہم ہے امت تری پیمر ہے عین طاعت حق طاعت تری پیمر جن دملک کئے ہیں خدمت تری پیمر اگر خلق پر نہ تو رحمت تری پیمر</p>	<p>برتر ہے سب اسل سے عظمت تری پیمر کیونکر رکھیں دل سے الفت تری پیمر تو فخر و جہاں ہے تو اشرف ماں ہے قہر و غضب سے حق کے بچتا نہ کوئی انسان</p>
---	---

<p>معلوم ہے خدا کو عزت تری پیسر کیا کچھ عیاں نہوگی شوکت تری پیسر بھولی نہیں ہے جالی شفقت تری پیسر دیکھوں جو اک نظر میں تربت تری پیسر رویا میں بھی نہ دیکھی صورت تری پیسر</p>	<p>جسطرح حق کی عزت تو خوب جانتا ہے زیرِ لواہوں تیرے محشر میں نبیاجب تھارنج نزع تک بھی امت کی بیکسی کا دنیا کے سب ہوس کو مثل نظر گرا دوں بے چین دل کو میرے کیا چین کی ہے صورت</p>
--	--

مرح و ثنا سے تیری مملو کلام رب ہے
 اس بادشہ سے کب ہو مدحت تری پیسر

<p>کب نظر میری پڑگی اب کسی دلدار پر پیچ تو ہے بارش بھی ہونی چاہئے گلزار پر بازوؤں میں گر عطا کرتا خدا دو چار پر یانہی کیجے کرم اس ہجر کے بیمار پر زلزلہ ڈالوں زمیں پر دشت پر کہسار پر میں کرونگا ناز اپنے طالع بیدار پر لطف تھا تیرا برابر یار پر اغیار پر شوکت دارا فدا ہے آپ کے دربار پر ختم ہے شان رسالت سید ابراہار پر</p>	<p>شیخہ ہوں دل سے حسن احمد مختار پر داغہائے دل اُدھر آنکھیں ادھر ہیں شکبار جا پہنچا اڑ کے طیبہ میں پیسر کے حضور شربت دیدار پلوا دو سبجائی کرو شوق سے جب یا محمد کا کروں نعرہ بلند ملک شیر ہیں اگر اسے مجھے خواب اجل دوست اور دشمن پر تھی کیاں تو بھ کی نظر فرج شیدی کو کیا سمجھیں غلامانِ نبی وصف ہے توحید کا شایاں اگر حق کیلئے</p>
--	--

حسنِ اصلی کو ہے کیا زیور کی حاجت بادشاہ

سادگی کو خیر ہے بالکل مرے اشعار پر

<p>مر اہر اک سخن چمکیگا در بے مہا ہو کر یقین ہے شوق پھر لیجائے مجھ کو رہنا ہو کر عجب کیا روح جانچے و ماں باو صبا ہو کر ہوا مقبول تجھ سا کون ختم الا نبیا ہو کر گیا اور آگیا اک پل میں تو عرش علا ہو کر رہوں تا مرگ یارب جو عشق مصطفیٰ ہو کر ٹپک پڑتے ہیں میرا شک عطر موتیا ہو کر ملہے آب زمزم کیا انھیں آبِ لباب ہو کر کھڑیں جب سینکڑوں عاصی تر زیرِ بوا ہو کر ہزار درجائے جنت کو دوزخ سے رہا ہو کر ہر کفرہ درخشاں یہاں شمسِ الفیجی ہو کر بھلا کیا پاؤں کے عشق تباہیں مبتلا ہو کر</p>	<p>رہوں میں بحرِ نعتِ مصطفیٰ سے آشنا ہو کر پڑا ہوں مہندیں لب میں مینے سے جدا ہو کر خیالِ گلشنِ شیریں میگا بعدِ مردن بھی شرفِ پایا شبِ معراج سیرِ قافِ توسین کا شبِ معراج پایا تو نے رتبہ قافِ توسین کا اسی کا دھیان ہو دلیں اسی کا ذکرِ بولت تصویریں گلِ رخسارِ حضرت کے جو رہنا ہو تنِ مردہ میں نشا قافِ حج کے جان آتی ہے سماں سوقتِ محشر میں رہیگا دید کے قابل شفاعت کیلئے اک جنبش لبِ تیر مری کا فی ہے جہاں میں تیرے انوارِ ہدایت ہیں عجب پھیلے کر و سچی محبت شاعر و نافع ہو تم کو</p>
---	--

خطابِ بادِ شہم مشہور ہے میرا جو عالم میں
شرفِ پایا یہ میں نے کوئے احمد کا گدا ہو کر

<p>ہے دل نہ قربان جانے کے قابل ہے پھر کون تجھ سا بنانے کے قابل</p>	<p>زبانِ نعت کے ہے سنانے کے قابل بنانا تھا جیسا بنایا ہے حق نے</p>
--	--

<p>خدا کو ہیں کیا منہ دکھانے کے قابل نہیں کوئی دنیا میں آنے کے قابل فقط تو ہی تھا اس کے پانے کے قابل تراروضہ تھا سر جھکانے کے قابل بہت کم ہیں اس کے نبھانے کے قابل یہ ہرگز نہیں اس زمانے کے قابل</p>	<p>شفاعت کے محتاج عاصی ہیں نہ رنہ بنوت ہوئی ختم اب مثل تیرے پس ذات خالق ہو کچھ ہے بزرگی نہوتا جو غیروں کو ممنوع سجدہ عبث دینداری کا دعویٰ ہے سبکو تم لے شاعر و عشق فرضی کو چھوڑو</p>
---	---

ضعیفی میں لے بادشہ غم یہی ہے
 ربائیں نہ تیرب کو جانے کے قابل

<p>ہے رشک لالہ زار مرا پڑ بہار دل کعبہ سے عرش سے ہے فروں باوقار دل صدقے ہوں میر دل پہ نہ کیوں بیشمار دل پہلو میں دیکھ لیتا ہوں میں بار بار دل اللہ سے ترا وہ عطوفت شعار دل امت کا نزع تکجی رہا غمگسار دل میدان عشق میں ہے مرا شہسوار دل کیا لیکے جاؤں پیش خدا شہسار دل ڈھونڈ ہیں تو ایسے سو میں ملینگے دوچار دل</p>	<p>عش رسول پاک میں ہے بیقرار دل سردار مرسلین پہ ہے میرا نثار دل لگتا نہیں ہے دل مرا جہنم مصطفیٰ دنیا کی خواہشیں نہ مسخر کریں اسے اعدا کو بد دعا کے عوض تو نے دی دعا اس دکنڈر کر نیکیے قابل ہے چیر کیا کیونکر ہوں منکر ان نبی میرے روبرو معذمت نیکیاں ہیں ہجوم گناہ ہے حکم رہیں جو عشق خدا و رسول میں</p>
---	--

ہر آن تیرے شوق زیارت میں یابی سیما کے طرح ہے مرا بے قرار دل

کیساں فراق و وصل میں مضطرب بادشاہ
کیون کر سرار پائے گایہ دلفگار دل

دہریں آئے غم عشق نبی کھانے کو ہم
رکھے ہیں سینے میں اپنے سکھائے داغ عشق
دل میں عشق مصطفیٰ ہے کیسے اچھا خلق
تھی یہی حسرت تھے شمع مزار پاک پر
خیر امت کا لقب ہو کہ ہے اسی خیر الوری
تو شفیع المذنبین ہے ہم ہیں عامی خطا
پیروی کرتے نہیں کچھ تھے قول و فعل کی
آفریں ہے جوش پر وحشت پہ اسکے حجاب
ہم مدینہ تو گئے لیکن نہ اُس جا مٹے

خلید میں جانے کو ہم ہیں نعمتیں پائے کو ہم
نذر دربار نبی میں ساتھ لیجانے کو ہم
کس طرح کعبہ میں رکھیں وہ بتجانے کو ہم
کاش کر دیتے تصدق دل کے پروانے کو ہم
خوش نصیبی پر ہیں اپنے خوب اتارنے کو ہم
جزیرے کسکو سنائیں اپنے افسانے کو ہم
کیا فقط ہیں امتی دنیا میں کہلانے کو ہم
سبے دانا جانتے ہیں تیرے دیوانے کو ہم
عمر بھر تقدیر پر ہیں اپنی بچتانے کو ہم

بادشاہ عاجز نہ کرتا گر بصارت کا فتور
تھے بہت رنگ سخن عالم میں دکھلانے کو ہم

کہا روئے نبی نے گل سے خوشتر ہوں تو میں ہی ہوں
جہاں میں مجھ کو صف چشم سر ہو تو میں ہی ہوں
ہے مملو گنج دل سرایہ عشق پیمبر سے

بیان تھازلف کا سنبل ہے بہتر تو میں ہی ہوں
مثال گس شہلا جو ششدر رہوں تو میں ہی ہوں
جو سلطان تو نہیں ہوں تو نگر ہوں تو میں ہی ہوں

<p>میں صدقے اس زبان کے جن باں سے تو نے فرمایا تسے روئے منور کا پڑیگا عکس گر شانا۔ رسالت کے سما کا مہر انور ہے تو ہی شانانا ذلیل و خوار ہوں لیکن جب سرور دیں ہوں رقم کرنے لگا جب شریعے وصف و مذاں میں شہید و مجھ کو حشر میں کیونکر سرخروئی ہو تمام وفات میں اپنے کیا ضائع گناہوں میں</p>	<p>شفیع المذنبین حقے مقرر ہوں تو میں ہی ہوں نہ کیوں اُمنہ لول ٹھے سکندر ہوں تو میں ہی ہوں مثال ذرہ سب امت میں کتر ہوں تو میں ہی ہوں محبو عین لستی میں جو برتر ہوں تو میں ہی ہوں کہا ہر ایک مصرع سلگ ہر ہون تو میں ہی ہوں شہید تیغ ابروئے مہر ہوں تو میں ہی ہوں دور ذرہ عمر پر اپنی شکر ہوں تو میں ہی ہوں</p>
---	--

بنی کی نخت ہی اسی بادشہم دروزباں جب سے
زباں بھی مجھ سے کہتی ہے سنخوڑ ہوں تو میں ہی ہوں

<p>موج ہوں سیل ہوں قلم ہوں دریا ہوں طالب ہوں شتاق ہوں تیدا ہوں میں روضہ سرور دیں آنکھ سے دیکھا ہوں میں دوستو چلے ذرا دیکھے شرب کی بہار قاب قوسین کے اسرار کہوں میں کیوں کر کیا جلائیگی تو اسی آتش و ذرخ مجھ کو کہا خالق نے کہ سب چاہتے ہیں میری رضا منہیں امید فقط حشر میں ہے مجھ کو یقین</p>	<p>باں مگر طبع رواں نخت میں کھتا ہوں میں ہوں فقط اپنے بنی کا نہ کسی کا ہوں میں چشم بد و عجیب ترسے رکھتا ہوں میں تم نہ ہو جاؤ فدا اسپہ جھوٹا ہوں میں چھوٹا منہ بات بڑی اسلئے دوتا ہوں میں پہلے تو غوریہ کرا متی کس کا ہوں میں یانی تیرخی رضا چاہنے والا ہوں میں بات بن جائیگی گولا کھ بھی بگڑا ہوں میں</p>
--	--

نظر آیا جو دینہ کا مجھے گورستان
دل لگا کہنے اسی موت پہ مرتا ہوں میں

باوشمہ ہوں میں فقط ملک سخن کا اپنے
نہ فریدوں نہ سکندر ہوں نہ دارا ہوں میں

ہم عشق پیہر کا اثر دیکھ رہے ہیں
روضہ پہ تصدیق تے جوتے ہیں ہیشہ
پر تو ہے یہ شاید لب دندان نبی کا
امی مصحف رخسار نبی تیری بدولت
امت میں ہیں ہم شافع محشر کے وہ ہیں
اللہ سے شادابی گلزار شریعت
آہا ہے نظر جلوہ توحید الہی
کب صاحبِ رعازم حرمین ہوئے
افسوس نہ کیوں فہم خلائی یہ ہو ہو ہو
بتیاب لاجان جگر دیکھ رہے ہیں
گردش ہرچ ہم شمس قمر دیکھ رہے ہیں
پتھر میں جو ہم لعل گہر دیکھ رہے ہیں
عشاق کا دل زیرِ در دیکھ رہے ہیں
جونارِ جہنم کا ہر دیکھ رہے ہیں
ہر خار کو اب ہم گل تر دیکھ رہے ہیں
ہم شیم بصیرت کے جہر دیکھ رہے ہیں
بے زر کو مگر بستہ کر دیکھ رہے ہیں
جب بے ہنسی کو یہ ہنر دیکھ رہے ہیں

صد شکر ہے ہم باوشمہ ہیچاں کو
مراج نبی شام و سحر دیکھ رہے ہیں

خوابِ فرضی حسن نہ فرضی تباہ کے ہیں
محشر میں وہ شفیع تمام عاصیاں کے ہیں
سب کچھ طفیلِ رحمت عالم کا ہے یقین
وارفتہ ہم ازل سے نشہ انس و جان کے ہیں
غنجوارِ جملہ عاجز و بے چارہ گان کے ہیں
دنیا میں جو مئے ہمیں امنِ اماں کے ہیں

<p>غزل کے خواستگار فقط ہم دماں کے ہیں الفاظِ نعتیہ جو ہماری زباں کے ہیں اور مشتعل زبان کو آہ و فغاں کے ہیں اسی واغطو جو مدح کناں تم جناب کے ہیں ہم اتنی پیہر آخر زماں کے ہیں کیا کیا تواضع آج تیرے میہاں کے ہیں</p>	<p>ہنگو یہاں کے ذلت و عزت سے کام کیا لعل و گہر جو ہر روز سے ہیں قیمتی دل کو خیال اپنے نبی کا ہے ہر زماں طیبہ کے مدح خواں سے نہ ہو ہمسری کبھی دوزخ یہ گرمیاں تو کسی اور کو بتا کہنے لگے ملکِ شب معراج یا خدا</p>
---	---

بلو الو پھر دوبارہ مدینہ میں یا نبی
ارماں بہت یہ یادِ شہم خستہ جاں کے ہیں

<p>محشر میں شاداں وہ خدا کی قسم نہیں سب ہم سے ہیں زیادہ کوئی ہم کم نہیں مشکِ ختن میں لڑے مگر تیج و خم نہیں یہ مرتبہ یہ فخر یہ جاہ و چشم نہیں کیا زیرِ حکم آپ کے لوح و سلم نہیں نیر سے پُر فضا مجھے باغِ ارم نہیں خورشیدِ مثلِ عارضِ شاہِ اُمم نہیں جو مثلِ سرو عشق میں ثابت قدم نہیں</p>	<p>جس کو تمہارے عشق کا دنیا میں غم نہیں مدحتِ سرِ تمہارے فقط ایک ہم نہیں کیونکر مثالِ زلفِ مغنبر سے دیجئے درگاہِ ایزدی میں کسی کو جز آپ کے امی جو آپ کا ہے لقب کیا مضائقہ کہتا یہی ہے بلبلِ دل پھول پھول کر مہتابِ حبِ طرح نہیں خورشید کی مثال کیا جانے آپ کے قد والا کا مرتبہ</p>
--	--

کب تک ہے تمہاری زیارت سے بے نصیب

اس بادشاہ کے لئے لطف و کرم نہیں

اسلام کیا ہے دین ہے کیا کچھ خبر نہیں
خالی کوئی زمین نہیں سحر و بر نہیں
شرب کو جاؤ راہ میں کوئی خطر نہیں
میں مالا مال دولت عشق نبی سے ہوں
دونوں جہاں میں تیری طرح کوئی یا نبی
تیری ہی شان وہ سرے لگے کسی کو بھی
پہنچا ہے تو دماں شب حراج یا نبی
سن سن کے مژدہ تیری شفا کا ہکواب
شیطان کو کیوں نہ جنت دل سے نکال دوں
دلچسپیاں ہیں ملک عدم کی عجیب تر
آزاد جو ہیں دین سے کیا ان سے نفع قوم
کس منہ سے دعویٰ کیجئے اصلاح قوم کا
نیت اگر نوحیر کی ہر طرح خیر ہے
پائی ہے ہم نے نعمت اسلام عمدہ تر

دل میں اگر محبت خیر البشر نہیں
امت نبی کی ہم کو بتاؤ کدھر نہیں
دنیا میں اس سفر مبارک سفر نہیں
کیا غم ہے سیر یا س اگر سیم و زر نہیں
بادی نہیں رسول نہیں اہل نہیں
عظمت نہیں ہے جاہ نہیں و تر نہیں
جس جاہ جبریل ایس کا گزر نہیں
محشر کا خوف کچھ نہیں دوزخ کا ڈر نہیں
بدلہ اگر پد رکا نہ لے وہ پل نہیں
جاتے ہیں سب دہر کوئی آتا دہر نہیں
سرو چین کو دیکھئے اس میں ثمر نہیں
دل میں بہتے جوش زباں میں اثر نہیں
عمدہ تریں بشر ہے وہی جس میں شر نہیں
گو تیری نعمتوں کا الہی حصر نہیں

اشعار کیا سناؤ گے پیری میں بادشاہ

وہ دلفزا بہار نہیں وہ جگر نہیں

<p>جن کو دین کے ہم پر بہا کرتے ہیں کہ جسبہ سارے رسل افتخار کرتے ہیں ہم اپنا دامن دل تار تار کرتے ہیں طواف روضہ کا بابا نکھار کرتے ہیں پیادہ جو ہے اسے شہسوار کہتے ہیں شمار کیوں مرار و زمار کرتے ہیں تراوی باد صبا انتظار کرتے ہیں جو دیندار ہیں وہ اس عار کرتے ہیں قدیم طراز کو کیوں اختیار کرتے ہیں امور فرضیہ کیوں انحصار کرتے ہیں</p>	<p>بنی کی مدح و ثنا بار بار کرتے ہیں عطا کیا ہے خدا نے ہمیں رسول ایسا جنوں ہے عشق پیمبر کا مومنو ہمسکو نہیں فلک پہ یہ پھرتے ہیں مہر و مہر دو نو ہیں یقین ہے کہ اعمال نیک عالم میں فرشتہ چھوڑ دو امت میں ہوں محمد کی سلام جلد حضور نبی میں پہنچا دے نکالو فرضی محبت کو شاعر و دل سے کیا وہ اگلا زمانہ وہ شاعری بھی گئی سخن کا اور بہت ہی وسیع ہے میدان</p>
--	--

اسی بادشاہ نہیں لطف طول گوئی میں

سخن کو اس لئے ہم انحصار کرتے ہیں

فقط مضطر نہیں ان چشم اپنے نم بھی ہوتے ہیں
 بھلا روز جزا ایسے کوئی سہم بھی ہوتے ہیں
 یقین ہے بہرہ و رتم سے یہ دو عالم بھی ہوتے ہیں
 خدا کے خاصہ اسرار کے محرم بھی ہوتے ہیں
 کسی جا پر زیادہ ہیں کسی جا کم بھی ہوتے ہیں

صفِ عشاق پیغمبر میں اہل ہم بھی ہوتے ہیں
 نہ جائیں خلد میں ہرگز نہو ہمراہ گرامت
 ادھر ہے عالم دنیا ادھر ہے عالم عقبی
 نہیں ہے اک سال کا شرف ذات محمد میں
 ہے یہ حکمت خدا کی پیروان ملتِ اسلام

احادیث نبی بہر ہدایت ہی نہیں ہرگز وہی من ہیں دل سے فدا ہیں نام حضرت پر ترا تیرہ ہے اعلیٰ اسی سرشک عشق مصطفوی یہی دین نبی کی ہے صد آرو برو جس کے	دہی زخم دل عشاق کے مرہم بھی ہوتے ہیں دہی حکام کی قیل میں محکم بھی ہوتے ہیں کہا تیرے مقابل کو شرو زمرم بھی ہوتے ہیں ہزاروں سرکش و مغرور کچر خرم بھی ہوتے ہیں
--	--

جو سنتے ہیں کلام پاوشہ داد دیتے ہیں
وہ حاصل ذوق کرتے ہیں شرم بھی ہوتے ہیں

نخل کر دول مقابل کر کے روئے لمو افکن کو تجھی سے نخل بند دو جہاں نے کر دیا شاواں مثا یا صفحہ بہستی سے تیرے شرف مقدم لے عجب بہشت ہوئی پیدا تھے مبعوث ہوئے ظہور دین احمد نے ترقی بخشی ہے کیا کیا ہمارے دل سے یارو کیجے بہتر پیہر	ستاروں کو قمر کو برق کو خورشید روشن کو شکر کو شاخ کو غنچوں کو گل کو سارے گلشن کو صلالت کو بھی کفر و شرک کو بدعت کے مسکن کو انصار کو یہود و دل کی عرب کے سارے دشمن کو فراست کو لیاقت کو ہنر کو علم کو فن کو ریا کو حرص کو شر کو ہول نفس رنہن کو
--	---

طفیل نعت کیا اسی پاوشہ طاقت ملی ہے اب
قلم کو ماتھ کو دل کو زباں کو روح کو تن کو

سُخوڑ نہ کبھی یوں چل چل کے چلو مقام شرع نبی پر قدم ہے ثابت سفر ہے ملک بقا کا ہر ایک کو درپیش	یہ راہ نعت نبی ہے یہاں سنبھل کے چلو عتاب حق ہو تھیں گزرا پھسل کے چلو چلو تو ساتھ مگر تو شہ غل کے چلو
--	--

<p>خدا کے پاس جو جانا ہے ہلکے ہل کے چلو طرف بہشت کے دوزخ سے تم نکل کے چلو یہ نفس بٹے ہے عدو اس کا سر کھل کے چلو ذرا بھی دین سے اسکے اگر بدل کے چلو جو سوز عشق نبی میں پگھل پگھل کے چلو ملال و حزن سے فردانہ ماتھ ہل کے چلو</p>	<p>نہیں ہے خوب گناہوں کی یہ گرانباری شفیع اپنا ہے محشر میں احمد مرسل نہیں ہے کوئی بھی مشکل رہ اطاعت میں نبی کے امتی ہونے کا فخر بجا ہے جہاں میں نام تمھارا ہو شمع سا روشن اجل سے پہلے جو ممکن ہے نیکیاں کرلو</p>
---	---

اسی بادشاہ لکھو سادہ سادہ نعت نبی
 کبھی نہ طرز پہ تم عشقیہ غزل کے چلو

<p>گل افشاں ہے مری تقریر دیکھو ہمارے خوبیِ تقدیر دیکھو صبا کرتی ہے کیا تاخیر دیکھو نہو باور تو اسکو چیر دیکھو تم ان کی حشر میں توقیر دیکھو پڑی ہے حرص کی زنجیر دیکھو دل کفار کو تھی تیر دیکھو گناہوں کی ادھر توقیر دیکھو یہ امت ہے پُر از تقصیر دیکھو</p>	<p>ریاضِ نعت کی تاثیر دیکھو ہے ہیں کس کی ہم امت میں پیدا نہیں لاتی ہے اب بچے مدینہ بھرا ہے دل مرا عشق نبی سے یہاں کیا قدر عشاق نبی کی قدم کیونکر اٹھے اب سوئے تیر ب فقط اک جنبشِ مرگانِ حضرت شفاعت کی ادھر امید ہم کو کہ دیکھو رحم لے عالم کے رحمت</p>
---	--

<p>پڑھو قرآن اور تفسیر دیکھو عبرت آپ کی تحریر دیکھو نہ کھاؤ گے کبھی انجیر دیکھو</p>	<p>محبو چھوڑ دو جھوٹے فسانے اسی فرضی عاشقو تم کچھ کرو غور درخت سرو سے زہنا زہنا ہار</p>
	<p>مدینہ دیکھنے اسی بادشہ پھر ہوئی باطل ہر اک تدبیر دیکھو</p>

<p>مرضیاں گنہ ہم ہیں دو اتم ہو شفا تم ہو صفت ہر ایک ہے تم میں منرا وراثا تم ہو یقین ہے کشتی امت کے اپنے نا خدا تم ہو خدا سب جدا لیکن خدا سے کب جدا تم ہو عجب ہے شاعر و فرضی تبوں کے مبتلا تم ہو بنی اعظم و اکرم رسول رہنا تم ہو کہنیں رشید کو گردین ہم اسکی ضیا تم ہو امی امت شک نہیں صاحب نجات رسا تم ہو جہاں میں جتنے مرسل آئے انکے پیوا تم ہو وہ یہ کہتا ہے ہم عین فناعین بقا تم ہو</p>	<p>شفیع المذنبین تم ہو محمد مصطفیٰ تم ہو خدا کے بعد افضل کوئی رتبہ میں نہیں تم سا خدا کی ہے قسم ہکو نہیں طوفان کا خدا تم خدا کے گو کہ ہو بندے خداوند اپنے ہیں لیکن بنی کا عشق ہے ہکو بنی کے مدح خوان ہم میں تمہیں باعث عالم ہو تم فخر بنی آدم اگر ہے دین مثل آسمان خورشید تم اسکے خدا نے کیسے پیغمبر کی امت میں کیا دخل مقرب بارگاہ ایزدی میں کون ہے ایسا فنا کے اور بقا کے بھید جو کوئی واقف ہے</p>
--	--

گداۓ میں در احمد کے لطف بادشاہی ہے
ہزاروں شکر ہے اسی بادشہ اسکے گدا تم ہو

جو دیکھیں حضرت موسیٰ تمہیں خسار روشن کو کیا ہے نرم تو نے سیکڑوں دلہائے دشمن کو جو دیکھا قابل سجدہ ترے محراب ابرو کو مثال خار کھٹکے اگر غم ہجر نبی کیا غم جو دعویٰ تھا تیرے چشم و زباں اسلئے حق وہ اک مخلوق قدرت ہے یہ گنج سر و حد ہے	عجب کیا بھول جائیں جلوہ وادیٰ یمن کو بنایا موم واں داؤد نے تھا ایک آہن کو مہ تو نے جھکا رکھی ہے ابتک اپنی گردن کو خوشی سے بھول کر جاؤ نگاہیں کئے گلشن کو نہ دی بنیالی نگر کسی نہ دی گویائی سوسن کو ہو کیونکر عرش سے نسبت سے اس پاک فن کو
---	---

رہ عصیاں میں اغزاں پر بٹھا لو باوشہ کو اب
کہاں جائیگا بیکس چھوڑ کر حضرت کے دامن کو

نبی کا عشق محکم دل کے اندر دیکھتے جاؤ لکھا نعت نبی کا میں نے دفتر دیکھتے جاؤ بہارِ روضہ حضرت کے آگے خلد ہے کیا شے شبِ معراج حضرت سے یہی جبریل کہتے تھے مدینہ کا جو گورستان دیکھا دل لگا کہنے مبارک قبر سے اپنی نکل کر یا رسول اللہ ربیع الاول آیا غلغلہ صلّ علی کا ہے سمجھ لو شکر و خوف الہی کی ہے فیروزی ترقی کی خوشی کیسی تنزل کا الم کیا ہے	خدا کے پاس درجہ اپنے برتر دیکھتے جاؤ فدا تب سیان ہیں آج اسپر دیکھتے جاؤ نظر کہتی ہے ساری عمر کسیر دیکھتے جاؤ تھاری غمتِ شوکت کا منظر دیکھتے جاؤ ہمارا بخت ان سب کا مقدر دیکھتے جاؤ اس امت کا تھاری حال بدتر دیکھتے جاؤ مبارک نعت کا چرچا ہے گھر گھر دیکھتے جاؤ تم اپنے نفس بد کو اگر مسخر دیکھتے جاؤ دکھائے جو خدا تم کو برابر دیکھتے جاؤ
--	---

فلک پر بادِ شمشاد دیکھو گے کیا عقدِ ثریا کو
ہمارے شاہِ معنی کا زیور دیکھتے جاؤ

خدا کی شان ہے تم باوقار کیسے ہو شفیع کون قیامت میں ہے تمھارے سوا جو خاصگانِ خدا ہیں تم انکے ہوتے راج تمھارے گیسو و رخ پر خدا ہیں ہم دل سے خجل جو تم سے ہیں جو میں تو منفعل علماں خدا کے بعد تم سب افضل و اعلیٰ تمھارا سرمہ ہمیں سرمہ جو اہر ہے نہ محو ہونگے کبھی داغِ غماں عشقِ نبی ہے خستہ حال اس امت کا یا نبی دیکھو نبی کے قول کی یارو نہو اگر تقلید	حبیبِ حضرت پروردگار کیسے ہو گناہگاروں کے تم غمگسار کیسے ہو رسول کیسے ہو تم نامدار کیسے ہو نہ پوچھے کوئی کہ لیل و نہار کیسے ہو ہر ایک طرح سے تم طرحدار کیسے ہو میں کیا بتاؤں کہ با افتخار کیسے ہو تم اسی مدینے کے گرد و غبار کیسے ہو مکانِ دل کے امی نقش و نگار کیسے ہو اٹھو مزار سے زیر مزار کیسے ہو پھر انکے امتی جاں نثار کیسے ہو
--	--

خدا جو چاہے عجب کیا مدینہ بھنچو گے
ای بادشاہ کہو بے قرار کیسے ہو

حبذا دین کا سالار ہے وہ انبیاء سب میں مثالِ خبسم پائینگے اس کے وسیلے سے نجات	سائے محکوم ہیں مختار ہے وہ ان میں جو رشید پرانوار ہے وہ ہم گنہگاروں کا غنچوار ہے وہ
--	---

<p>کیوں نہ ہو ہلکو ہو اے شرب بار فرقت جو رکھا ہے ان کا مہ نو کرتا ہے حب کو تسلیم جن باباں میں نہنہی تو صیف نبی نقد الفت ہو ترا جکے پاس</p>	<p>ہم عنادل ہیں تو گلزار ہے وہ خشر کے روز سبکبار ہے وہ آپ کا ابروئے حمدا ہے وہ حیف بے قدر ہے بیکار ہے وہ باغ رضواں کا خریدار ہے وہ</p>
<p>پادشہ پر ہو عنایت کی نظر خستہ و عاجز و ناچار ہے وہ</p>	
<p>فدا ہو کیوں نہ دل تجھ پر یا رسول اللہ تمنا ہے نہ جنت کی نہ شوق جو رو غلماں ہے ریگ سرخ رو بیشک ہی مومن قیامت میں جو کچھ ہے آرزو دل میں مینے کی سفر کی ہے عروج عظمت تو حید تھی منظور سرتاسر ترے رحم و شفاعت کا جو دریا موجزن ہو گا پسندیدہ تھی کیتائی تری کس درجہ خالق کو عبث ہیں میری آنکھیں میری بصارت ہے</p>	<p>نہیں تجھ سا کوئی خالق کا پیارا یا رسول اللہ ہمیں پس ہے تم سے رخ کا نظار یا رسول اللہ ہے تیرے عشق کا جسکو سہارا یا رسول اللہ نہیں ہے خواہش بلج و نجا را یا رسول اللہ جو تجھ پر حق نے قرآن کو اتارا یا رسول اللہ کے کیا ہلکو دوزخ کا شرار یا رسول اللہ نہ تھا سایہ کا ہونا بھی گوارا یا رسول اللہ نہ دیکھا آج تک وضع تمھارا یا رسول اللہ</p>
<p>ادب سے سرتنگوں رہتا ہے ملک پادشہ ہر دم ہے تیری نعت کب لکھنے کا یا رسول اللہ</p>	

برائی ہے تمنا بعد مدت یا رسول اللہ
 کہاں کون ہو کیا دیکھتا ہوں آج آنکھوں سے
 بہا گنبد خضر کا نظارہ جو پایا ہوں۔
 نہ تھامیں بندہ ناچیز قابل ایسی نعمت کا
 نہیں بھولا سماتا ہوں خوشی سے اپنے جا میں
 ملائک کرے ہیں یہ تیرے جبہ فرسائی
 ہے واقف جس طرح سے تو خدا کی شان و عظمت کا
 کمالات و فضائل حسبہ رسب انبیاء میں تھے
 میان عالم و حق برزخ کبریٰ ہے تو بیشک
 کہوں کیا میں ہے تجھ پر منکشف حالت مری کیسر
 ہوئی افسوس کچھ مجھ سے نہ پابندی شریعت کی
 نہ رغبت نیک کاموں سے نہ نفرت تھی گناہوں سے
 سراپا مجرم و عاصی ہوں نامور و پشیمان ہوں
 تیری امت میں ہمیں کا نہ کیونکر فخر ہو مجھ کو
 شفیع المذنبین ہے رحمۃ اللعالمین ہے تو
 ترے اصحاب کے تیرے مکرم آل کے صدقہ
 زبان کو کس شہر کے ہے تیری توصیف کا یا را

میسر آج ہے تیری زیارت یا رسول اللہ
 تجھے ان خوش نصیبی تھے حیرت یا رسول اللہ
 نہ کیوں ہو سب میری کشت قسمت یا رسول اللہ
 فقط اللہ کی ہے یہ عنایت یا رسول اللہ
 ملی ہے جیتے جی اب سیر خربت یا رسول اللہ
 بشر کیا ہے بشر کی کیا حقیقت یا رسول اللہ
 خدا ہی جانتا ہے تیری عظمت یا رسول اللہ
 ملی ان سبکی تجھ کو جامعیت یا رسول اللہ
 تیری کچھ اور ہے شانِ سالت یا رسول اللہ
 نہیں کچھ عرض حاجت کی جزا یا رسول اللہ
 نہیں نے کی ادا خالق کی طاعت یا رسول اللہ
 ریا کد رجبہ مجھ کو خواب غفلت یا رسول اللہ
 مگر ہوں داخل افراد امت یا رسول اللہ
 تھی سارے انبیاء کو جسکی رغبت یا رسول اللہ
 نگاہ لطف ہر تیری کفایت یا رسول اللہ
 قیامت میں مری کیجے شفاعت یا رسول اللہ
 قلم کو کسکے ہے لکھنے کی طاقت یا رسول اللہ

گدا ہوں تیرے در کا پاؤں شہ کہتے ہیں سب مجھ کو یہ کافی ہے مجھے دنیا میں عزت یا رسول اللہ
--

مرد دل ہے نسبت اس طرح عشق پیمر سے نہیں مقصود جنت نہ جنت کے کسی گھر سے مجھے کیا کام فرضی حسن اور فرضی دلبر سے ترے مست مئے الفت کو کچھ پروا نہیں ہرگز بجز قلب سنخو رب کوئی قدر سخن جانے لکھوں کیونکر قلم سے وصف پیغمبر کے گیسو کا نہ رو کو خلعت مجھ کو نبی کا امتی ہوں میں غم ہجر نبی میں تلک جو بہتے ہیں آنکھوں سے مری امید کی کھیتی ابھی سر سبز ہو جائے
جدائی غیر ممکن ہے عرض کو جیسے جو ہر سے مری آنکھوں کو دلچسپی مدینہ کے ہے منظر سے میں سچا ہوں مجھے سچی محبت پیمر سے نہ جنت سے نہ دوزخ سے نہ دنیا سے نہ محشر سے صفت زر کی اگر کچھ پوچھنا ہو پوچھو زر گرسے بنالوں روشنائی میں جب تک مشک و عنبر سے جو پریش ہو فرشتو پوچھلو تم اپنے داو سے فروں رتبہ ہے انکا آب زمزم آب کثر سے در اسایا نبی تیرا اگر ابر کرم بر سے

بنی کے آستان کی ہے گدائی پاؤں شہ حاصل مجھے ہے برتری جمشید و دارا اور سکندر سے
--

ہوں شیدا اسکامی وضو اتے و گلزار پہلے میں پوچھو لگا ہی ہر مومن و دیندار سے پہلے مہاجر گرچہ ایمان لائے تھے انصار سے پہلے بچا لو یا نبی مجھ کو عذاب نار سے پہلے
ہے دل وابستہ کوئے سید ابرار سے پہلے منہو عشق نبی گر کیا صداقت اپنے ایمان کی محبت میں نبی کی پائی ہے انصار نے سبقت مجھے جنت میں لیجان کی کوشش بعد اسکے ہو

مبارک نام حضرت کا جو آتا ہے مگر ب پر بشارت آپ کی سب دیتے آئے ہر زمانہ میں فقط تائید حق کی تھی غلط ہے قول غیر و نکا اُدھر ظلم و ستم تھا اور ادھر لطف و عنایت بھی مسیحا آپ ہو میرے میں یا رحمت ہوں	لبوں کو چوم لیتی ہے زبان کس پائے سے پہلے پیسر جتنے آئے احمد مختار سے پہلے مہین اسلام بھلا یا گیا تلوار سے پہلے پڑا تھا آپ کو کیا سابقہ کفار سے پہلے مجھے سیراب کر دو شربت ویدائے سے پہلے
--	--

خدا نے دی ہے کیا تو فقیہ اچھی پاؤں سے تھکے
کہاں رجان بھاپوں تھکے اشعار سے پہلے

رسول اللہ کی مدح و ثنا سر آن بہتر ہے انہیں سے ہر کو غرت ہے انہیں کی ہر کوائف وہی سرتاج ہیں سب کے وہی محبوب ہیں سب کے خدا کے بعد افضل جز محمد کے نہیں کوئی کہیں گے اہل محشر دیکھ کر اعزازِ نبیؐ سے سلاطینِ زمانہ کے تمامی جاہ و خیمت سے مدینہ اپنا سکن ہو مدینہ اپنا مدفن ہو مبارک ذات حضرت اسطرح ہے جگہ کر میں کیا ہے تو نے پیدا ہو کواست میں محمدؐ کی یہاں خوشتر ہے ہر کو سیر گلزارِ مدینہ کی	دن جاں نام پرانے جو ہو قربان بہتر ہے انہیں کل ذکر ہے پیارا انہیں کا وہ جان بہتر ہے انہیں کی شرع اچھی انکا ہر فرمان بہتر ہے اگر ایمان کی پوچھو تو یہ ایمان بہتر ہے خدا کی سلطنت میں وہ کیا دیوان بہتر ہے گدا یاں در احمد کی غزو شان بہتر ہے یہی ہے آرزو عمدہ یہی ارمان بہتر ہے خدا کے سب کتب میں حسب طرہ قرآن بہتر ہے الہی تیرے احسان میں یہ احسان بہتر ہے وہاں شاید تجھے فردوس الٰہی ضوان بہتر ہے
---	--

یہی جنت میں عاشقِ نبی حوروں کے کمدینکے پلا دو شربت دیدار اب اسی ساقی کوثر جنوں ہے عشق احمد کا ہوں پرورد امن دل کے شریعت کا ہے جو پابند دل ہے اسکا اعلیٰ تر خلاف شرع داخل گر کوئی بھی بات ہو ایسیں	جو کچھ بہتر ہے حسن سید اکوان بہتر ہے مرضیانِ محبت کو یہی درمان بہتر ہے ہمارے واسطے صحرائے عربستان بہتر ہے ہے جسکو خوفِ عقلی کا وہی انسان بہتر ہے نہ وہ توحید بہتر ہے نہ وہ عرفان بہتر ہے
---	--

الہی پاؤں شہ کو رکھے محکم جب احمد میں
ہمیشہ خانہ دل میں یہی مہمان بہتر ہے

پھر دوبارہ مجھے ثیرب کی زیارت ہو جائے کسلے دیر ہے اب جلد قیامت ہو جائے جائیں ہم خلد میں کفار جلیں دوزخ میں احمد کا لیکے لوحِ شہیں جب تو نکلے اشکِ عشقِ نبوی کو ہے وہ رتبہ حاصل تیری شیریں سخنی کی جو لکھوں میں توصیف گنجِ قاروں کی مرے پاس حقیقت کیا ہے گر ہوتا بت قدی میری رضا کے حق میں ایسی توصیف کے ہم ہونگے نہ ہرگز قائل چھوڑیں بکلیت وہ بوسیدہ خیالات اپنے	اوج پر پھر جو مرانیر قسمت ہو جائے یا نبی امتِ عاصی کی شفاعت ہو جائے غم اُدھر اُنکو ادھر ہر ہکومت ہو جائے انسو جن کیا ہیں فرشتوں کو بھی حیر ہو جائے کیا عجب کوثر و تسنیمِ پیقت ہو جائے میرے لفظ میں مصری کی حلاوت ہو جائے گر میرے تری دیدار کی دولت ہو جائے جو مصیبت ہو مر واسطے راحت ہو جائے اک سر ہو جو جدا ہم سے شریعت ہو جائے فرضی عشاق کو یارب یہ ہدایت ہو جائے
---	--

	شاعری سے یہی مقصود ہے اسی شاہِ رسل باوشمہ کی ترے مداحوں میں شہرت ہو جائے	
--	---	--

<p>دل امت میں خوفِ حشر گر ٹھہرے تو کیا ٹھہرے پر وہ عرش کے پہنچے یہ بالائے سما ٹھہرے نہ ٹھہرے دل میں کچھ ہاں عشقِ شاہِ انبیا ٹھہرے بڑا ٹھہرے بڑا ٹھہرے بڑا ٹھہرے بڑا ٹھہرے نہ کیوں ہر دم زباں پر یا محمد کی صدا ٹھہرے ترے رخسار کی توصیف میں جب الضحیٰ ٹھہرے ضیائے چشم کے خاطر وہ عمدہ تو تیا ٹھہرے دل عشاق میں صبر و تحمل تاکجا ٹھہرے شریت میں نہ مستحکم قدم جب ڈالنا ٹھہرے وہ مشتاقِ نبی اور یہ بتوں کے متبلا ٹھہرے نہ جب تک شوقِ خودمانند خضر رہنا ٹھہرے</p>	<p>شفیع المذنبین جب سے محمد مصطفیٰ ٹھہرے تفاوت ہے یہی اپنے نبی میں اور عیسیٰ میں نہ مکمل منہ سے کچھ ہاں نعتِ حضرت و مہدم جو منکر دین کا ہے نزد حق نزد رسول حق جگر میں دلچسپی جاں میں تیری جب عشق و ولا ٹھہرے نہ کیونکر وصفِ گیسو سورہ واللیل کو کہئے غبارِ روضہ اطہر جو شرب سے صبا لائے کرم سے یا نبی ہکو مدینہ جلد بلوا لو طریقیت اور حقیقت کا طے کیا راستہ ہکو خیالی شاعر دے دور مداحانِ حضرت ہیں مدینہ کے سفر کی کس طرح رغبت مکمل ہو</p>
--	---

	قلم تیرا چلے کیا باوشمہ نعتِ سمیع میں یہاں ہر صاحبِ طبع رسا جب ناسا ٹھہرے	
--	--	--

<p>منہ پر زباں پہ لب پہ ہے رحمتِ رسول کی ہے لاکھام سب پہ فضیلتِ رسول کی</p>	<p>دل میں جگر میں جاں میں ہے الفتِ رسول کی مملو کلامِ حق میں ہے غصتِ رسول کی</p>
---	--

<p>ای چشم ہے یہ عین محبت رسول کی وہ دبدبہ وہ شان وہ شوکت رسول کی کس کس جگہ نہ ہوگی شفاعت رسول کی نشد رہنمائی ایک شار ت رسول کی ہم تو بیان کرتے ہیں غصت رسول کی ڈنگا بجا رہی ہے شریعت رسول کی کیا عاصیوں پر عام تھی شفقت رسول کی یارب ہو اب نصیب زیارت رسول کی</p>	<p>مطلوب کیوں نہ ہو مجھے رویت رسول کی آنے دو تشدد کھینکے عزت رسول کی میزان میں پلصراط میں موقف میں حشر میں دو ٹکڑے چاند ہو گیا لاکھوں کی آن میں نیلی کی داستاں ہے نہ محبوں کا ذکر ہے کیوں نوبت زوال نہ ہو شرک و کفر کو جھنگ تھاتھ میں دم دم امت ہی بھر گئے گھل جائے تا نصیب ہماری نصیب کے</p>
---	---

خرم نہو گا دل تر ای پاوشم کبھی
جب تک نہ دیکھے آنکھ سے تربت رسول کی

<p>نام اچھا یا پر اے جائینگے شمع عشق مصطفیٰ اے جائینگے ہم پیہر کی ثنا اے جائینگے کیسے ہم دوزخ میں ڈالے جائینگے ہیں جو منکر وہ نکالے جائینگے دل کو ہم کتبک سنبھالے جائینگے حوریں نکھوں میں ٹھہالے جائینگے</p>	<p>پوچھو مت دنیا سے کیا لیجائینگے گور میں ہم کیا صنیا لے جائینگے تم جو چاہو لے چلو شاعر و غور کیجے امتی کس کے ہیں ہم قرب حق پائینگے عشاق رسول جلد بلو الو مدینہ یا بنی شایق دیدار حضرت ہوں مجھے</p>
--	---

<p>شوق و ارماں کے رسالے جائینگے ہم یہی پیش خدا لے جائینگے</p>	<p>سوئے شرب سیر دل کے تھمتھ شرساری عذر خواہی عاجزی</p>
<p>خالی جائینگے نہ ہم ہی بادشاہ اہل محفل کی دعا لے جائینگے</p>	
<p>قرب خدا کا اس سے نتیجا اٹھائیے خلد بریں کا لطف دو بالا اٹھائیے اپنا قدم جو سوئے مدینا اٹھائیے کیونکر خیال شرب و بطحی اٹھائیے فرضی بتوں کے ناز جو حیا اٹھائیے اس زندگی کا دل سے بھرو اٹھائیے غفلت کا اپنی آنکھ سے پردا اٹھائیے اکھو سنگریزے اور روکتا اٹھائیے</p>	<p>عشق رسول پاک کا بیڑا اٹھائیے نام اپنا دینداری میں اچھا اٹھائیے مقدم کی خیر رحمت خالق منائیگی دل میں ہمارے گویا ہے نقش کا مجھ ہم ہیں نیاز مند نبی ہم کو کیا ضرور آیا ہے جو کہ مہد میں دیکھیں گاہ وحد ویدار دوست کی ہے تمنا اگر تمھیں غیروں کا عشق اور ہے عشق نبی ہے او</p>
<p>منظور گزرت عقی ہے بادشاہ بارغم رسول ہمیشہ اٹھائیے</p>	
<p>انھیں حاصل ہر اک حبت کی نعمت ہونیوالی ہے عنایت ہونیوالی ہے شفاعت ہونیوالی ہے یقین کفار کو خواری و ذلت ہونیوالی ہے</p>	<p>ترے عشاق کی محشر میں عزت ہونیوالی ہے نہ گھبرو گنہگار تو تمھیں اپنے پیہر سے معزز تر وہی ہیں جنکے دل میں نورایاں ہے</p>

مبارک زبان جس سے مدحت ہو نیوالی ہے	مبارک ہے وہ دل حبیب تیری محمود الفت ہے
تھیں اکدن قیامت قیامت ہو نیوالی ہے	ڈروا اللہ سے لے منکرین دین پیغمبر
نہ دنیا میں نبوت و رسالت ہو نیوالی ہے	کہا حق نے تو ختم المرسلین مشک ہر تیر بعد
زین پر پانی تیری ولادت ہو نیوالی ہے	گھنٹہ غصت کا تھا گردو کو لیکن نہ تھا معلوم
دوبارہ گردینہ کی زیارت ہو نیوالی ہے	مراجم ہو نہیں سکتے کبھی سباب دنیا و سی
مہذب سلسلے میں اس سے نفرت ہو نیوالی ہے	بتوں کے عشق کے شعار کا خواہاں نہیں کوئی

نہ چھوڑو مشغلہ نعت نبی کا پاؤں شہم ہرگز
طفیل اس کے رسا اپنی طبیعت ہو نیوالی ہے

الفاظ ساکے نور کے سپاچے میں ہل گئے	منہ سے سخن جو نعت نبی کے نکل گئے
خرمن قرار و صبر کے یکھٹ جل گئے	ہجر نبی میں آہ کے شعلے نکل گئے
جو سوز دل سے شمع کی صورت گھل گئے	عشاق مصطفیٰ میں ہو روشن انھیں کا نام
گر آج بچ گئے تو سمجھو کہ کل گئے	چھٹتا نہیں ہے موت کے پنجے سے کوئی بھی
کیچڑ ہوا زیادہ تو پاؤں پھل گئے	صحبت بدول کی کرتی ہے نیکو نگو بھی خراب
روضہ پہ مصطفیٰ کے جو ہم سر کے بل گئے	حق ادب ادا نہوا ہم سے دوستو
لرزہ ہوا میں کو فلک سا ہل گئے	رکھا جو تیغ شمر نے حلق حسین پر
جو تھے شقی وہ دین میں سے بدل گئے	دائم ہے سعید ازل دین پہ استوار

ای بادشاہ اپنے گناہوں کو کر کے یاد

گو صنف ہجر تھا مگر آنسو نکل گئے

<p>نہ کوئی شوق و ارماں دل میں بزمِ بہار باقی ہے بہارِ خلد پر رضواں تجھے یہ فخر بھیجا ہے دماغ اپنا نہیں محتاج ہرگز مشک و عنبر کا فنا ہو نیکو آئے ہم ہر اک لائق فنا کے ہے میں کہہ دو لگا فرشتوں سے نہ لیجا و جہنم کو تصدق گر نہیں ہے تو بنی کی پاک تربت پر بنی کی وصف کا حق کب ہوا پورا دا مجھ سے خدا کے واسطے اب سی اجل اتنی نہ جلدی کر گناہوں پر گنہ کہتے ہے شام و سحر افسوس</p>	<p>فقط عشقِ جناب احمد مختار باقی ہے زمیں پر کو چہ احمد کاجب گلزار باقی ہے خیال زلف حضرت امین جب مہر باقی ہے اگر باقی ہے ذات حضرت دادار باقی ہے ابھی دل میں امید رحمت غفار باقی ہے تری گردشِ کیوں سی مہرِ انوار باقی ہے مے پہلو میں دل منہ میں زباں بیکار باقی ہے مدینہ کی دوبارہ حسرت دیدار باقی ہے نہ تو بہ کوئی باقی ہے نہ استغفار باقی ہے</p>
--	--

رہو گے گرنہ تم باقی تو غم کیا پاؤں شمع اسکا
 جہاں میں جب تجھاری شہرت اشعار باقی ہے

<p>زبان سے نخت محمد اگر ادا ہو جائے اگر وہ ابر کرم مہر باں ذرا ہو جائے جو تیری قرب کی نعمت ہیں عطا ہو جائے نجات چاہیگا ابلیس بھی تو کیا ہے عجب لکھے جو صدق سے دل میں مچائے عشقِ بنی</p>	<p>مری زباں پہ زباں بھی کیوں فدا ہو جائے ابھی یہ باغِ تنہا مرا ہر ہو جائے بعید کیا ہے اگر قرب کہہ یا ہو جائے جو دھوم تیری شفاعت کی بر ملا ہو جائے جہاں کی حرصِ ہوسب کیوں ہو ہو جائے</p>
---	---

ادھر ہو مہر عرب اور ادھر مہ کنعاں میں اچھی زلف کی توصیف میں پریشان ہوں فراق اس گل عارض کا گر رُلا نیگا	میں جو ہر دو قیامت میں کیا فرا ہو جائے کہوں جو مشک ختن موبہو خطا ہو جائے گلابی عطر سے آسومرا سوا ہو جائے
--	--

ای بادشاہ بجائے طفیل نعت نبی ترے کلام کا شہرہ جو جا بجا ہو جائے	
--	--

ہم کبھی عشق نبی سے نہیں ٹلنے والے دین احمد سے بدلنے دو بدلنے والے یاد ایسگی وناں بھی ہیں شرب کی خضا جب دنیا نہیں بعضوں کو نکلنے دیتی راستہ قرب الہی کا وہی پائینگے بادہ خواروں کا سنبھلنا تو ہے بالکل آسا قلم درہیں مداح پیسہ گویا نفع کیا ان سے جو ہیں دین نبی سے آزاد	مثل پروانہ ہیں اس شمع پہ جلنے والے کف افسوس ہیں وہ حشر میں ملنے والے گلشن خلد سے کب ہم ہیں بھلنے والے یوں تو شرب کو نکتے ہیں نکلنے والے دل سے جو شرع پیسہ ہیں چلنے والے ہیں کہاں نشہ دولت میں سنبھلنے والے صدف قلب سے موتی ہیں اگلنے والے سر و گلشن نہیں سوتے کبھی بھلنے والے
--	--

بادشاہ میں نہ لکھوں گا کبھی جزا نعت نبی سائے اشعار ہیں اس سانچے میں ڈھلنے والے	
---	--

جہاں کے عشق بازوں میں ہمارا کچھ جُدا دل ہے طفیل عشق احمد کیا صفائی پائی ہے دل نے	ہر کشام و سحر پانید عشق مصطفیٰ دل ہے سکندر طبع ہوں میں ورمیر آئینہ دل ہے
---	---

<p>ہر ایک دم تا دم آخر جو دم امت کا بھرتا تھا رسول اللہ کا ترجمہ یوں سائے رسولین یقین ہے محکوم لیا گیا پھر اک دن مدینہ کو وسیلہ مغفرت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا نہ متحمل ہوئے ارض و سما بار امانت کے جہاں میں جو غفلت رہتی ہے احکام شریعی سے کسی دن نرم ہوتا ہی نہیں خوف الہی سے نہ فرضی عشق ہے مجھ کو نہ جھوٹا ہے سخن میرا</p>	<p>اسی کا مبتلا دل ہے اسی کا آشنا دل ہے تمام اعضاء انسانی میں جیسا مقدار دل ہے تن اپنا مثل کشتی ہے تو اس کا نا خدا دل ہے بنی کا نام ہے ورد زباں محوشا دل ہے جو تحمل ہوا اس کا تو وہ انسان کا دل ہے نہ لایا گیا وہ محشر میں اس کا ناسزا دل ہے یہ کیا پہلو میں میری سخت تجھ سے سوا دل ہے میں سیج کہتا ہوں نیا تو سے میرا بڑا دل ہے</p>
--	---

نہ کیوں تفویض کر دوں با و شتم ہر کام خالق پر
 وہی خود جانتا ہے میرا اچھا یا برا دل ہے

<p>مائل لغت ہے ہر وقت طبیعت میری اک نظر اسکے کرم کی ہو تو پھر محشر میں آگیا جا کے مدینہ نہ کیا اپنا مقام چشم باطن سے جو حاصل ہے حضوری تیری اس لب لک کے صدقے کہ کہا تھا جس نے صورت بلدہ طیبہ کا ہوں شایق یا رب مانع راہ ہیں ہر چند کہ اسباب جہاں</p>	<p>اندلوں رشک ملائک ہے سعادت میری حورو غلماں مرے کوثر مرا جنت میری بائے غفلت یہ میری حیف یہ قسمت میری کیوں قرباں ہو بصیرت پہ بصارت میری زاپر و ضہ پہ واجب ہے شفاعت میری آرزو جلد یہ برا کسی صورت میری شوق کو اور بڑا دیتی ہے ہمت میری</p>
---	---

تیرے رخسار سے تشبیہ نہ دوں لگا ہر گز | ماہ و خورشید کریں لاکھ بجائے میری

بادشاہ مجھ کو ہے شاہان جہاں کیا کام
دراحد کی گدائی میں ہے عزت میری

اوصافِ مصطفیٰ نہ کسی سے رقم ہوے
افت میں مصطفیٰ کی جو ثابت قدم ہوے
پریش کش کا خوف کیا ہمیں دوزخ کا کیا خطر
برپا جو تو نے دینِ متین کا علم کیا
خلقِ عظیم حق نے کہا شان میں تری
کہدویہ ان سے جو رہ حق میں ہوے نثار
توحید حق سے ہو گیا پر نور اک جہاں
ہم کیا سنائیں قومی تنزل کی داستان
سچا ہو عشق چاہئے سچا کلام اب

عاجز تمام اہلِ قلم یک قلم ہوے
دنیا میں آخرت میں وہی محترم ہوے
محشر میں جب شفیع وہ شاہِ اہم ہوے
کفار سرنگوں ہوے بتِ منہدم ہوے
اعدائے دین سخر خلق و کرم ہوے
تم کا میاب ہو گئے محروم ہم ہوے
روشن نقطہ نہ کشور عربِ عجم ہوے
جتنا بڑھے ہے تھے ہم اتنا ہی کم ہوے
فرضی جو عاشقاں تھے وہ سب کالعدم ہوے

جز نتِ پاک کچھ نہیں لکھتے ہو بادشاہ
تم شاعرانِ دہر میں کیا مغنم ہوے

زباں جب تک دہن پر اور تن میں جان باقی ہے
قسم حق کی ہے بیشک ہم جاؤ جائیگے جنت میں
نبی باقی نہیں دنیا میں لیکن اس نے چھوڑا ہے

رسولِ اللہ کی مرج و شناہر آن باقی ہے
ہمیں کیا خوفِ محشر ہے اگر ایمان باقی ہے
ادھر آلِ سکی باقی ہے ادھر قرآن باقی ہے

نہ ہو تعظیم گراونکی نہ ہوں گرانے ہم پیرو دوبارہ دیکھ لوں آنکھوں میں وضعِ پیر کا خوشی میں اس پہ میلاد کے ہیں سب کے سب داخل	تو پھر کیا دین کی غلطی پھر کیا نشان باقی ہے کوئی ارمان ہنیدل میں یہی ارمان باقی ہے ملک باقی نہ جن باقی نہ یہ انسان باقی ہے
---	--

طفیل احمد مرسل الہی نختہ اسکو
جہاں میں بادشاہ اک عبدنا فرمان باقی ہے

دل کو نبی کے عشق کا مظہر بنا ینگے ذکر نبی کا آئینہ دکھلا کے خلق کو اوراقِ دل پہ پخت کا دفتر لکھیں گے ہم آنکھیں بچھاتے جائیں گے شرب کی راہ میں دیکھینگے پھر دوبارہ مبارک وہ آستان رگڑیں وہاں جہیں کو پئے سجدہ خدا کرتے ہیں وصف نہت گیسو کا ہم ترے اعدائے دیں کے دل میں خلش کو نہ ہو خرد نہ تیرے آفتابِ ہدایت کا یہ بیاں ہر خار میں عیاں گلِ رعنا کا ڈھنگ ہو روئینگے گرنہ پائیں گے جنت میں تیری دید جب ہم سنائینگے تری رحلت کا واقعہ	ہم بھی خدا کے گھر کو منور بنا ینگے طبع رسا کو آج سکندر بنا ینگے رگہائے جاں کے تار کا مسطر بنا ینگے ہم سر کو اپنے پاؤں کا ہر بنا ینگے بگڑا ہے نخت اسکو مگر رہنا ینگے داغ جہیں کو غیرتِ اختِ رہنا ینگے مجلس کو ساری آج معبر بنا ینگے اسی نوکِ خامہ ہم تجھے نشتر بنا ینگے ہم ذرہ ذرہ کو مہ انور بنا ینگے ہر یک خذف کو روکش گوہر بنا ینگے آنکھوں کو اپنی چشمہ کو تر بنا ینگے ہر صف کو خلق کے صفِ محشر بنا ینگے
---	---

حق نے کہا کہ تجھ سے کسی ذی شرف نبی خوہاں بھی وصف احمد مرسل کے واسطے میلاد کی خوشی میں چراغاں کرینگے ہم چرچے رہیں گے وعظ و قصائد کے جا بجا ہکو ذریعہ لغت نبی کا ہے مکتفی	ہم نے نہیں بنایا نہ اسپر بنائینگے صل علی کے لفظ کا زیور بنائینگے ہر اک مکان کو خلد کا منظر بنائینگے عقبی کے زاد راہ کو بہتر بنائینگے یثرب میں قبر اپنی مقرر بنائینگے
---	--

اشعار بادشاہ یہ کہتے ہیں بار بار
ہم مومنوں کے دل کو سحر بنائینگے

کہ جسکا عاشق شیداہ ذو الجلال بھی ہے رضائے حق سے کوئی عمدہ تر مال بھی ہے یہ وہ شراب ہے جو پاک اور حلال بھی ہے کرم ہے قہر ہے لینت ہے اعتماد بھی ہے اگر صہیب اُدھر ہے اور ہلال بھی ہے کمال جسکو ہے آخرائے زوال بھی ہے نخل اس ابرو سے خمدار سے ہلال بھی ہے متاع شوق سے دل میرا مال بھی ہے نجات پانے میں کیا سہو احتمال بھی ہے یہ آرزو ہے یہی تم سے ابوال بھی ہے	جہاں میں تم سا کوئی صاحب جمال بھی ہے ہے راضی ان سے خدا جو تمہارے عشق ہمیشہ مست ہیں ہم عشق سرور دیں میں نصدق اس شہ والا کی ذات میں جسکی صحابی و دونوں ہیں دونوں ہیں جان نثار نبی ہلال و بدر سے عالم پہ کھل گیا یہ راز نبی کے خال سے غیرت ہے بخم تاباں کو فقط تمہاری محبت نہیں ہے سینہ میں شفیع تم ہو ہمارے تو امتی ہم سب دوبارہ محکومہ میں جیلد بلوالو
--	--

دماغ میں ہیں خیالات ساری دنیا کے	بھلا کسی کو کبھی موت کا خیال بھی ہے
ہمارے واسطے تاحشر بس ہیں یہ دو چیز	کلام پاک ہے اک ایک تیری آل بھی ہے

نظر کرم کی ہو اس بادشاہ عاصی پر
حقیر و عاجز و بکیس ہے خستہ حال بھی ہے

رنج مہرا نور شب رنگ گیسو پیشانی رشک بدرالدجی ہے
 ابرو مہ نوا نجم ہیں دندان سرخی شفق کی لب پر فدا ہے
 سرو چین گرفتار کھٹے کب رستی اس مضمون میں ہے
 ہے بے بصر وہ آنکھوں کو تیری مانند زگر جس نے کہا ہے
 تشبیہ کوئی دینی ہے بیجا نور خدا ہے تیرا سرا پا
 حور و ملک سب تیرے ہیں شیدا ہر اک لب پر صل علی ہے
 مقبول رب محبوب ہے تو دونوں جہاں کا مقصود ہے تو
 گر تو نہوتا کچھ بھی نہوتا ہونے سے تیرے سبب ہوا ہے
 جب اک اشارہ تیرا ہوا ہے ٹکڑے ہوا یا چاند آسمان سے
 تو نے مبارک انگشت سے کیا پانی کا چشمہ جاری کیا ہے
 سایہ زمیں پر کوئی نہ دیکھا بے سایہ تیرا ہے جسم والا
 تو نے قدم جس کو چہ پس رکھا کو چہ وہ رشک گلشن بنا ہے
 تیرا لقب تھا ظاہر میں ہی حاصل تھا تجھ کو علم لدنی

ہیں کونسے وہ اسرار و معنی مخفی جو تجھ سے حق نے رکھائے

اعدائے تیرے اندکے طالب تجھ کو کیا ہے حق سب غائب

مشرق سے لیکر تاحد مغرب دین میں کا ڈنکا بجا ہے

قابل ہوں تیرے گرجن و انساں کیا ہو عجیبے سالار کو

ہر ہر شجر اور ہر برگ لبستاں تصدیق تیری کرنے لگا ہے

قرآن جہدم سنتے تھے تجھے ہوتے تھے حیراں فصحاء عرب کے

جرمانے کے چارہ نہ دیکھے کہتے تھے کیا یہ حیرت کی علامت ہے

ہجنس ہیں گو لعل اور پتھر کب لعل سے یہ پتھر ہو ہر

گرچہ شہر ہے تو ای پمیر تجھ کو بشر گر کہئے خطا ہے

پابند عصیاں ہوں میں سراسر ہے تو ہی میرا محشر میں یاد

چشم کرم کراس پاؤں شہ پر یہ بھی تر ہے ہی درک گاہ ہے

خمسة غزل قدسی

واہ کیا خلعت رحمت ہے ترے تن پہ بھیجی

مرحباسید کی مدنی العربی

بخشا خالق نے تجھے تاج شفاعت اسی بنی

ہم کہینگے یہی جب بشر میں ہوگی طلبی

دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقی

اگر کہیں لعل کو پتھر بہ نہیں ہے زیب

حبسیت لعل کو پتھر سے اگرچہ ہے بجا

بنی آدم میں گنوں تجھ کو میں کیونکر شاہ	نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسب	
اک زلیخا کو تھی یوسف کی محبت ہر دم	عشق لیلیٰ میں نہ جز قیس رکھا کوئی قدم
سارا عالم تجھے کہتا ہے اسی فخر عالم	من مبدل بجال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ رحہ جمال ست بدین عالم العجب	
مصر اور شام عرب سے تھے زیادہ مشہور	فارس و روم تھے سب ملک میں سرسبز و فوار
لیک غرت یہ عرب کو ہی جو دینی تھی ضرور	ذات پاک تو دیریں ملک عرب کرد ظہور
زاں سب آمدہ قرآن بزبان عربی	
ذات اقدس تھی تری چشمہ فیض و انعام	کیوں نہ سیراب ہو باغ دل انصار کرام
پھول کرے نوشی کے یہی کہتے تھے تمام	نخلستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
زاں شدہ مشہرہ آفاق بشیرِ ربی	
جب زمیں پر ہوا پیدا تو اسی شاہِ لولاک	خبر افلاک پہ کرتی تھی زیں یہ بے باک
واہ کس دہے فحل کو کیا ایزد پاک	شب معراج عروج تو گذشت از افلاک
بقامیکہ رسیدی ز سر پہ بیچ نبی	
بحر عالم میں تری چاہ سے اسی خضر صفات	موج زن سینہ میں کیا کیا نہ الم ہیں مہیات
کیوں نہ ہم ہائی بے آب سائر ہیں ذرات	ماہمہ شنہ لبیا نیم توئی آب حیات
لطف فرما کہ ز حدی گذر دشنہ لبی	

آئے کب حشر میں میرا کوئی دسا نظر	دست و پامیر مجھے آتے ہیں غماز نظر
بس ہے اس عاصی کو اک تیری سرفراز نظر	چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
لے قریشی لقبی ہاشمی و طبلی	
شب مزاج تو فردوس میں پہنچا حیدم	خور و غلماں لگے سب چومنے آ آ کے قدم
کہا رضواں نے لصد عجز زباں سے پیہم	نسبت خود بگت کر دم و بس منتفعلم
از انکہ نسبت بسبک کوئے تو شد بے ادبی	
ہے مفرح سے ترے وصف کے فرحت دل کی	تیرے معجون محبت سے شفا ہے اپنی
پادو شہ تم بھی کرو دروہ شغرد سی	سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی	
ایضاً	
ہوں میں اک ذرہ تو خورشید رسالتی بنی	وصف خورشید ہوزرہ سے یہ ہے بوالجہی
ہر دو عالم میں ہے روشن تیری والا جہی	مرحباً سید کی مدنی العریلی
دل و جاں با وفایت چہ عجب بخش لقبی	
نور تھا جسم ترا نور کے سانچے میں ہلا	کھینچے جب صاف کمر بند کمر سے آیا
اور کچھ کہ نہیں سکتا ہوں یہاں سے سوا	نسبت نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نشی	

دیکھے گردے مصفا تراے شاہ ام	آنیم ہو گا خجالت سے مکر و ہر دم
بلکہ یوں صاف کہے کھا کے سکندر کی	من بیدل بحال تو عجب حیرانم
اللہ چہ حال است بدیں بوالعجبی	
سوز میں ملک عرب کی تھی نہ آگے مشہور	پرفضا تھی نہ صفا تھی نہ تو سر سبز و نور
اس کا اعزاز بڑا مانا تھا خدا کو منظور	ذات پاک تو دریں ملک عرب کو دظہور
زاں سبب مدہ قرآن بزبان عربی	
کیا کلام اس میں ہے شیریں تر از ہر ایک کلام	نخل کاموں کو کیا تو نے عجب شیریں کام
ابر رحمت سے ہوں سیراب کیوں خاص و عام	نخل استبان مدینہ ز تو سر سبز مدام
زاں شدہ شہرہ آفاق بشیریں طبی	
میں ہوں اک بندہ ناپسند تو سالار ام	میں ہوں کمتر تھے برتر میں جفا تو ہے کرم
خوف ہے تا نہ غضب ہو ترا مجھ پر پیس	نسبت خود بگت کر دم و بس منفعلم
زاں تکہ نسبت بگ کوئے تو شد بے ادبی	
تھی نہ کچھ پیش نظر طاعت رب اکبر	عین عصیاں میں ہوئی آہ مری عمر بسر
مثل ز گس ہم تن چشم ہوں ہر شام و سحر	چشم رحمت بکشا سے من انداز نظر
اسی قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی	
قالب تو میں ہے مکاں اور تو شاہ لولاک	تجھ کو ہی وصل سے حق اپنے کیا فرت ناگ
ہو گئے سپت ملائیک کے بھی فہم و ادراک	شب عراج عروج تو گذشت از افلاک

بقا میکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی	
غرق ہیں بحر محبت میں ترے ہم دن رات لب کو تر بھی ہے لب پہ ہمارے یہ بات	کیا ضرور دیگی ہمیں شریں سیل آفات ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات
لطف فرما کہ ز حد می گذر دتشنہ لبی	
بادوشمہ در دست ہجراں کے جوئے بیتابی اکیوں نہ قدسی کی طرح عرض کروں گا بھی	ہوگی جز شربت دیدار نہ صحت میری سیدی انت حبیبی و طیب فی لبی
آمدہ سوے تو قدسی پئے درماں طلبی	
<h2 style="text-align: center;">خمسہ تضمین غزل شمس تبریزی</h2>	
جنڈا در بزم عرفاں شمع نور افزا توئی عاصیاں را روز محشر امن و طمنا توئی	کعبہ مقصود خلق و نادسی دلہا توئی یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی	
عالم بالا پہ جا کر کون یوں آ یا شتاب قاب قوسین کا ملا تجھ کو مقام با صواب	دولت دیدار حق سے کون ہے یوں کامیاب ور شب معراج بودے جبرئیل اندر رکاب
پامنا دہ برس بر گنبد خضر ا توئی	
منظر ہر اسرار رب بیشک ہے تیری ذات پاک	تجسس سے ہی ہم پر کھلے توحید و خدو نکات

صورت انجم درخشاں کیوں نہیں تیرو صفا
نازنین حضرت حق صدر بدر کا سنات

نور چشم انبیا چشم و چراغ مالتوی

یا نبی شیطان نے ڈالی ہمہ غفلت کی کند
قید میں حرص و ہوا کے ہو گئے ہم سخت بند
رحم کرا ب رحم کرا سی عاجزوں کے درد مند
یا رسول اللہ تو دانی امتانت عاجز اند

عاجز اند راہ نبی رہنما شاہ توتوی

بادشہ بالابہ بام مدحت خیر الورا
کیا کرے پرواز تیرا طایر فکر رسا
جس جگہ قاصر ہیں سائے انبیا و اولیا
شمس تیریزی چھ لاند لغت تو پیغمبر

مصطفیٰ او مجتبیٰ و سید اعلیٰ توتوی

نمٹہ تضمین قصیدہ نظام

یہ کسکی الفت سے میں طپیاں ہوں یہ کسکے دیدار کا ہوں خواہاں
بھڑے ہیں میرے دل اور جاں میں ہزاروں حسرت ہزاروں رماں

خبر رساں ہے نہ کوئی میرا مری تسلی کا ہے یہ ساماں
صبا بسوے مدینہ روکن ازیں ثنا گو سلام بر خواں

بگرو شاہ رسل بگرو بصد نضر پیام بر خواں

ہے میرا ممدوح مومنو وہ ہے جس کا مداح رب یزد اداں

	محبت اسکی ہے اصل میاں اسی کا ہے ذکر جان عرفاں
چمن میں عالم کے مثل بلبل ہوں یوں ہی میں نرسہ سنجہ ہر آں	صبا بسوئے مدینہ روکن ازین شناسا گو سلام برخواں
	بگردشاہ رسل گرد لبصد تضرع پیام برخواں
	وہ ہیں مبارک کہ جنکے دل ہیں بنی کے عشق و ولا سے مسلو خوشا نصیب انکے جنکو ہر دم ملازیارت کا عمدہ قسا بو
فلح عجبی جو چاہتا ہے دلایہ غفلت کو چھوڑ کر تو	سنہ بچندیں ادب طرازی سرار ادت بخاک آں کو
	صلوٰۃ وافر بروج پاک جناب خیر الانام برخواں
	میں و اصف روئے مصطفیٰ ہوں نہیں ہے گلشن سے کام مجھکو ہوں شیفتمہ انکے گیسو و لکا غرض نہ سنبھل سے ہے سرمو
کہہ رہے تو اے نسیم سحری بھٹکتی پھرتی ہے کیوں ہر اک سو	سنہ بچندیں ادب طرازی سرار ادت بخاک آں کو
	صلوٰۃ وافر بروج پاک جناب خیر الانام برخواں
	مزار اس سید البشر کا خدا ان آنکھوں کو میرے دکھلائے کروں تمنا نہ اور کوئی جو مدعا میرا مجھ کو ملجائے
وہاں جو پہنچوں تو روح سے میری دم بدم جہر کو یہ صدا آئے	

بہ باب رحمت گئے گزر کن بہ باب جبریل کہ حبیب سا	
سلام ربی علی نبی گئے بہ باب السلام بزخاں	
ولامزار رسول حق پر ترا مقدرجو تجھ کو پہنچاے	
قسم خدا کی خوشی کے مارے تیرا کچھ عالم ہی اور ہو جائے	
تو کر لے ہر در سے فیض حاصل پھر ایسی دولت کہاں سے تو پائے	
بہ باب رحمت گئے گزر کن بہ باب جبریل کہ حبیب سا	
سلام ربی علی نبی گئے بہ باب السلام بزخاں	
ای ختم مرسل شفیع محشر شدہ دو عالم حبیب والا	
یہ تیرا ترس ہے کس نے پایا تجھے جو پایا خدا کو پایا	
تری زیارت کیا یہ طریقہ بیان کرتے ہیں بعض عرفا	
لبشوز خود صورت مثالی مناز بگزار اندر آں جہا	
اصوت خوش سوره محمد تمام اندر قیام بزخاں	
مکمل ہے غزل نظام کی میں نے آج تضمین بطرز نیکو	
زہے سعادت زہے مقدر جو اسکو شرف قبولیت ہو	
حضور نبوی میں جانیا لوں سے تم بھی لے پاؤ شاہ کھدو	
بنغمہ درواستنا شو لجن داؤد ہم نوا شو	
بہ بزم پیغمبر غزل راز عبدعاصی نظام بزخاں	

خمر و تضرعین غزل کافی

بخت خوابیدہ نہ کیوں اپنا جگانا چاہئے	نعمت سی یہ بیشک ماتھ لانا چاہئے
باغِ حنبتِ حشر میں خالق سے پانا چاہئے	بارِ عشقِ احمدی کافی اٹھانا چاہئے

اگر نہیں یہ غم تو غم سے مری جانا چاہئے

ختمِ مرسل سرور دیں دو جہاں کے پیشوا	مالِ جان و دل زن و فرزند سب ان پر قدا
انکی گرفت نہ ہو پھر دعویٰ ایماں ہے کیا	جبکہ ٹھہرے عین ایماں حبِ محبوبِ خدا

اپنے ایماں کو بھلا پھر کیا چھپانا چاہئے

رحمتِ عالمِ لقب ہے آپ کا ہی یا رسول	آپ کی ہوگی شفاعت درگاہِ حق میں قبول
کب ہے وہ مومن کہے جو آپ کا فرماں دلوں	دین و ایماں آپ کی الفت سے ہوتا ہے حوصل

طالب ایماں کو یہ باتیں سننا چاہئے

نزع تک امت کا تھا غمخوار جو شام و سحر	اسکی الفت سے رہیں ہم کس طرح اب پیغمبر
حق تعالیٰ کے غضب کا کیا نہیں خوفِ خطر	ہیں کدروہ منکران الفتِ خیر البشر

بے تمیزوں کو ذرا مجھ تک تو لانا چاہئے

حبِ احمد کی نہیں جن گمراہوں کو ہے طلب	انکو شیطانِ لعین نے آہ بہکا یا ہواب
اگر خدا چاہے نہیں لے مومن اس کا عجب	شاید آجائیں طریقِ راستی پر بے ادب

دوس عشق مصطفائی کو سنانا چاہئے	
دو جہاں میں سب سے بڑے کی عزت شان ہے کچھ بھی گروں میں تمھارے خواہش میں ہے	قرب حق کی راہ کس کے عشق سے آسان ہے
ہر شے سے آپ کو محبوب جانا چاہئے	
دل مصفا میں مجاہد حبِ ذاصل علی روئے اظہر ہوئے والا حبِ ذاصل علی	نور خالق تھا سراپا حبِ ذاصل علی زلفِ مشکیں ماہِ سیما حبِ ذاصل علی
ایسے محبوبِ خدا سے دل لگانا چاہئے	
غنجِ دل کیا نسیم شوق سے ہوتا ہے وا یاد کر لطفِ تبسمِ سید کو نین کا	گلشنِ حسنِ نبی کا اگر تصور ہو دورا موجبِ فرحت ہے بیشک آپ کی ہر اک دا
دل یہی کہتا ہے ہر دم سکرانا چاہئے	
اسے نازلِ رحمتِ حق کیوں نہ ہو افلاک سے سیرتی کافی نہیں ممکن ہے لغتِ پاک سے	ترزِ بیاں رہتا ہے جو ذکرِ شہِ لولاک سے پادشہ ہے یہ صد ہر دم دلِ غمناک سے
عند لیبِ زار کو گلِ کافانا چاہئے	
<h1 style="text-align: center;">نغمہ تضمینِ غزلِ لطف</h1>	
کب سائی ہوگی نختِ نارسا کے واسطے	غمزدہ ہوں کس حصولِ مدعا کے واسطے

چشم و دل ہیں قف ابہ و بکا کے واسطے	اے فلک لے چل مدینہ کو خدا کے واسطے
دل تڑپتا ہے حبیب کبریا کے واسطے	
مظہر نور خدا اور خاتم نبیوں	شافع روز قیامت باعث کون و مکاں۔
گو کہ ہے قرآن میں حیدر شان والا کابیاں	لئے یہ بندہ کہاں سے حق تعالیٰ کی زباں
احمد مرسل ترے وصف و ثنا کے واسطے	
اشرف خلق خدا ہے آپ کا بیشک وجود	آپ کے باعث ہوا سب نمود و نکما نمود
تھی رواں ہر دم نسیم رحمت ربے دود	باغ میں جا کر ٹرپا جب روح احمد پر درود
اکھل گئے غنچوں کے منہ صل علی کے واسطے	
جرم میں اس عمر کو برباد ہم نے کر دیا	حیف ہے ہم سے نہ کوئی کام نیکی کا ہوا
بس ہے یہ سہو وسیلہ مغفرت کا ایخدا	لیچے ہیں اس جہاں سے داغ عشق مصطفیٰ
اور اب کیا پچا ہے روز جزا کے واسطے	
قدرت خالق ہوئی جلوہ نما بہر نبی	نعمتیں حق نے کئے کیا کیا عطا بہر نبی
عقد لا حل بھی ہو تو ہوگا وا بہر نبی	ہوتی ہے مقبول درگاہ خدا بہر نبی
نا تھ جب امت اٹھاتی ہے دنیا کے واسطے	
گو کہ ہوں بیمار و اٹم ہجر کے آزار کا	واسطے صحت کے لیے آئی چکی چشم عطا
بلکہ کیا میری حقیقت اور کیا رتبہ مرا	بارگاہ احمد مرسل ہے وہ دارالشفاء
آمین گئے عیسیٰ جہاں اپنی دوا کے واسطے	

نور حق سترنا بیا تھا حسن سرور سے عیاں	مہر و مہ میں یہ تجلی یہ ضیا ہوگی کہاں
اس طرح محو لقا ہے دل بہا ہر زمان	ظلمت شب پر ہو ہے روز روشن کا گماں

روئے ہیں جس ات اس بدر الدجے کی واسطے

کیوں رہوں خار عذاب خشر سے خاطر لول	دامن امید میں ہیں نخت پیغمبر کے پھول
اسی فرشتہ مرتبہ یہ اور رک کو ہے حصول	گور کی گرمی سے گھبرا یا جو مداح رسول

اکھل گئی جنت کی کھڑکی بس ہوا کے واسطے

راہ عرفاں میں جسے حاصل ہوا صدق و یقین	عین عشق حق ہے اس کو عشق ختم المرسلین
پاؤ شہ نادافوں کو اس سے کچھ بہرہ نہیں	ہیم احمد کے نہ کرنا راز کوافشا کہیں

بند کر لے لطف منہ اپنا خدا کے واسطے

خمسہ تضمین غزل ادری

مجھے اب راہ عرفاں کی دکھایا رسول اللہ	نزد عشق حقیقی کا چکھا دیا رسول اللہ
غم و نیامرے دل سے مٹا دیا رسول اللہ	محبت غیر سے میری چھڑا دیا رسول اللہ

مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا دیا رسول اللہ

اگر گشت جہاں میں تخم کچھ نیکی کا میں بوتا	نثر پاتا قیامت میں نہ دیکو رنج یہ ہوتا
نہیں ہے کچھ خبر اتک عبث و قاتھوں کھوتا	لگا تکیہ گناہوں کا پڑا ہوں رات دن سوتا

مجھے اس خواب غفلت سے جگا دو یا رسول اللہ	
حقیقت مال و زر کی کیا میں پناہ چشم سرداروں مے تن کی رگٹاں آپکے اقدام پر واروں	تمھارے حسن پرشانا سب پناہ مال و زر واروں کبھی دلو کروں صدے کبھی اپنا جگر واروں
مجھے اس روزِ محشر میں جگا دو یا رسول اللہ	
سماؤ لگانہ اپنے پیرہن میں فرط راحت سے تمنا ہے سخن سننے کی دل میں یک مدت سے	مشرف یا نبی فرمائیں مجھ کو آپ رویت سے کہوں نزدیک جا کر یوں ادب سے اور منت سے
لب شیریں سے دو باتیں بنا دو یا رسول اللہ	
غلاب نزع سے ہرگز نہیں خوف کھاتے ہیں اندھیری قبر میں تجھ کو اکیلا چھوڑ جاتے ہیں	تمہارا کلمہ طیب زباں پر جو کہ لاتے ہیں۔ کہاں اسی پاؤں شہِ خوشنواں کا رگم آتے ہیں
شفاعت کا دیار روشن لگا دو یا رسول اللہ	
<h2>خمس لغتیں</h2>	
ہر سخن شیریں مثال شیر اور شکر لکھوں قصہ ہجران لکھوں یا عشق کا دفتر لکھوں	قصہ ہے اسی طبع کوئی نظم اب خوشتر لکھوں وصف کچھ گیسو کا یا وصف رخ دلبر لکھوں
سب سے بہتر ہے کہ گفت ختم پینیر لکھوں	
سب میں عاشق حق کے لیکن تیرا عاشق دلِ جلال ذات والا میں تیری سب حج تھے بے قیل و قال	یا نبی دونوں جہاں میں کون ہے تیرا مثال مائے اگلے انبیاء کو تھے عطا جو جو کمال

کیا مجھے طاقت کہ تیرا ربہ برتر لکھوں	
واسطے تیرے ہوا ہے سارے عالم کا ظہور کیا ملک کیا جن و انسان اور کیا غلمان و حور	تو نہوتا تو ظہور خلاق تھا پھر کیا ضرور سب کا تو سرور ہے سب محکوم ہیں تیری حضور
قدرت خالق کا تجھ کو کیوں نہیں ظہر لکھوں	
کی فقط اک حسن و خوبی حق نے یوسف کو عطا طور پر موسیٰ کو و اس مزاج کا منصب ملا	نور سے اپنے یہاں تن کو ترے رختاں کیا عرش غلم کے پرے تجھ کو یہاں ہوا الیا
گو لسا ربہ ترا ای دین کے رہبر لکھوں	
نفسی نفسی جب کہینگے انبیائے نامدار ہو دے گراک جنش لب تیری پیش کردگار	امتی گو کون ہے جز تیرے اسی عالی وقار اہل عصیاں سیکڑوں ہو جائینگے دوزخ سرا
کیا تیری قابل ثناءے شافع محشر لکھوں	
سر بسر میں مصیبت میں مبتلا ہوں آہ آہ کیا میری طاقت مجھے کس علم میں ہے و شگاہ	جز ترے محشر میں مجھ کو ہے کہا جائے نہاہ اکس بات مدح کا دعویٰ کروں اور یا و شہاہ
کون ہوں کیا جانتا ہوں کیا لکھوں کیونکر لکھوں	
قصیدہ	
جوش پر بکھر سخن آج ہے دریا دریا ہر نفس کیوں نہوا بہ ہمنفس باد و بحر	نقطہ نقطہ ہے قلم کا مرے درمیتا گلشن طبع سے کھلتے ہیں شگوفے کیا کیا

سبت ہر چہد ہوں لیکن ہے مرا غم بلند
 اوج پر ہے مرا شہباز خیال آج کے دن
 آہو گیری کا عدو کے نہیں کچھ خوف مجھے
 ہر سخنور سو نہ کیوں صورت مجنوں مجنوں
 دیکھے فرنا داگر عذب بیانی میری
 کیوں نہ نازاں میں رہوں ظالمہ قرطاس پر آہ
 میرے مضمون کی صفائی سے ہے حیرت انکو
 چشمہ فکر سے ہو میرے جو کوئی سیراب
 کس کو یہ فخر نہیں میرا پسند خاطر
 یعنی میں اسکا تہ دل سے ہوں محو توصیف
 ہے وہی فخر رسل فخر زماں فخر رزمیں
 جتنے اعزاز تھے جتنے تھے کمال و درجات
 دین اس کا ہو نہ کیوں ناسخ ادیان سلف
 جس جو سائے جہاں کو ہے رضائے حق کی
 جو جو ہوتا تھا ہوا اسکے ہی ہوئیے عیاں
 اس کے آمد کے ہی تھے جلو رسل فرودہ ریاں
 اسکو ہے ربط عجیب عالم و حق کے مابین

نار سا گرچہ ہوں رکھتا ہوں مگر ذہن رسا
 سر جھکا دینگے نہ کیوں طاہر معنی صدنا
 چشم بد دور میں منظور نظر ہوں سب کا
 مثل محل ہے مری فکر تو مضمون لیلیا
 کیا عجب عشق بوئیں کا جو اسکو پھیکا
 یہی گوہے یہی میدان یہی چوگان میرا
 دل آئینہ کو بے وجہ نہیں ہے سکتا
 خضر سا اسکو ملے ذائقہ آب بقا
 کون کہتا ہے قلبی ہے میری بیجا
 خالق ہر دو سرا جس کا ہے خود مدح سرا
 فخر کا لفظ ہے خود فخر اسی سے پایا
 پائے سب اس نے مگر ایک خدا آئی کے
 مہر کے آگے کہاں ہتی ہے انجم کی ضیا
 حق کو مطلوب اگر ہے تو فقط اسکی رضا
 اسکے مانند ہوا کوئی نہ اس پر ہوگا
 اس کے امت میں ہی ہوئی کی تھی ان سب کو جا
 نزد عرفا ہے لقب بزرخ کبرائے اس کا

اس نے یک پل میں زمیں سے کیا تاغش بریں
 اس کو حاصل ہوئی دیدار الہی بے کیف
 کس گنہگار کو دوزخ سے رٹائی ہوتی
 درگم حق میں شفاعت ہو اسی کی مقبول
 اس کے اعجاز کا اور اس کے خصائص کا بیاں
 حسب طرح جسم سے ہے روح ہماری لطف
 اسکے ہی پشت پہ تھا مہربوت روشن
 کیا یہ کیتائی محبوب تھی حق کی منظور
 یا کہ نور الہی کا تھا سایہ جب وہ
 ابرگر سایہ سگر اوس پہ ہو کیا اوس کا عجب
 اس گل گلشنِ خجلی کا جو ہوتا تھا گذر
 دور و نزدیک سے یکساں سنے آتی تھی
 حسن میں اسکے صباحت بھی ملاحت بھی تھی
 کیا ملاحت تھی صباحت بھی فدا تھی جیسے
 اسکی ہی روئے منور کی خجالت ہی یہہ
 نہ فقط اس کا سراپا ہی تھا بے مثل و نظیر
 دیکھتے حضرت آدم بھی یہ کہتے اس کو

ان سے بچتا ہے جہاں کون و ماں تک پہنچا
 دیکھنا جو کہ تھا دیکھا وہ جو سننا تھا سنا
 روزِ محشر نہ اگر اس کا سہارا ہوتا
 اسکے صدقے سے ہی ہم دیکھنے جنت کی فضا
 کس کو طاقت ہے رقم کر کے پورا پورا
 جسم یوں ہی تھا ہر ایک روح سے لطف اس کا
 اس کا سایہ تھا زمیں پر نہ کسی نے دیکھا
 اس کے سایہ کا بھی ہونا نہ گوارا رکھا
 سایہ کے واسطے سایہ نہیں ممکن اصلاً
 ذات پاک اسکی تھی خود سایہ افضالِ خدا
 مثل گلزار ہر ایک کو چہرہ مہک جاتا تھا
 اوسکے آوازیں اعجازِ تھا کیا حق نے دیا
 رنگ بوجھول میں باہم رہیں جیسے کچھ
 کیا صباحت تھی ملاحت ہوئی جسکی شیدا
 مہر انگ ہے طپاں داغ ہے مہ نے پایا
 دربارائی میں یہی کیتا تھی ہر ایک اسکی ادا
 نسبتی نیست نہات تو بنی آدم سا

<p>اللہ اللہ یہ کیا اسکی تھی دنیاں کی ضیا جب ذرا سا وہ لعاب اپنے دہن کا ڈالا تیغ انگشت سے یک اسنے اشارہ جو کیا ہوا انگشت سے پانی کا روان فوارا اسکی تصدیق پہ جب شجر و حجر تھے گویا واہ کس خجلی سے یہ شر کسی نے لکھا آنچہ خواباں ہمہ دارند تو داری تنہا حوصلہ کچھ نہیں پر اسلئے یہ شوق ہوا جیسا یوسف کی خریار بنی تھی بوڑھیا یہ قصیدہ ہو جو مقبول حضور والا</p>	<p>وقت شب پائی ہے عائشہ نے اپنی سنون چمکیا شور ہوئی چاہ انس شیریں تر آسماں پر ہوا دم بھر میں قمر و نکڑے سیکڑوں تشنہ دہاں فوج کے سیراب ہو حیف کس منہ سے رسالت کے تھے منکر خدا اس کی یکذات میں تھے جمیع یہ کیا کیا اعجاز حسن یوسف دم عیسے ید بیضا داری ملح کیا اسکی لکھے ہاوشہ ہمچراں داخل اپنا ہے تا اسکے ثنا گویوں میں اور کیا چاہئے یہودی عقبی مجھ کو</p>
--	--

حکم کرتا ہوں سخن کیجئے سب ورود زباں
دبدم صل علی اصل علی اصل علی

قطعاً تاریخ طبع کشکول

از جناب سید محمد اسماعیل صاحب منعم ساکن ملتان

نوبتِ محبت نبوی عشق کے جذبات ہیں جلوہ نما

کان محبت سخن بادشاہ	حسن عفت کا مرقع مجید
گنج طبس روح فراہ سخن	بہر رضیان گیسے شفا
شاہ معنی کا ہوائے طہسوس	جس میں عشاق پیہر

سال یہ مغموم کو ہو کے شاد	کنجسرن نعت حبیب خدا
---------------------------	---------------------

از جناب خواجہ ترضی حسین صاحب تبسم ساکن مدائن
--

خوبے نعت شہ جن و شہر	شان میں جکی ہے آیا لولاک
معنی بادشاہ ملک سخن	جانے کیا جکا ہو قاصر اور اک

کہد یا سال تبسم میں نے	دفتر نعت نبی احمد پاک
------------------------	-----------------------

از جناب المقبول محمود حسن صاحب محمود و انباری تمیز حضرت مغموم ظلم

میر محمد دوم و معظم بادشاہ	شاعر جاد و بیاں شیریں مقال
شہر گوئی میں تھے آپ اپنی نظیر	صاحب علم و لیاقت ذی کمال
تعلیہ اشعار کا مجموعہ یہ	انکی ہی تصنیف کا ہے بی مثال
مدح خواں سپہ نہ کیوں سو گئے فدا	دلکش و دلچسپ یہ قیل و قال

<p>اس میں ہے نعت حبیب و الجلال حضرت عبدالرشید خوش خصال</p>	<p>حزرجاں سلم بنائیں کیا عجب جبکہ کی فرمائش تاریخ طبع</p>
	<p>اکہد یا محمود میں نے فی البدیہ ملج پیغمبر الہ بمیشل سال ۵۸۲ x ۱۳۲۲ ۱۹۶۲۳</p>
<p>از خاکسار خطیب محمد عبدالرشید عفی عنہ فرزند مصنف مہموم</p>	
<p>دلکش زریا کلام نعتیہ انکلی یہ فضل سے اور اپنی سعی چھاپا یہ انکی ہی تائید سے کام آجوا پور ہے یہ</p>	<p>تھے جو میر و والد مفتور حضرت بادشاہ جمع کے میں نے ان کا کل کلام نعتیہ حضرت مہموم جو ہیں خیر خواہ اپنے قدیم</p>
	<p>اگر کوئی پوچھے تو سال طبع اکہد و رشید نعتیہ اشعار کا مجموعہ زیبا ہے یہ</p>
<p>۱۹۶۲</p>	
<p>رازم محمد حسن کاتب سید محمد حسین ان بھگوری</p>	

فتبارک اللہ من انما یقین

الحمد لله والمیزک

گلدستہ حازم

حضرت اکرم

مؤلف: جناب منشی محمد نسیم صاحب حازم شاہ کن قصبہ ڈگری ضلع
ایبٹ محل ملک برار ابن جناب شمس الدین صاحب ڈگری گرس

بہ تمام

﴿احقر انام محمد عبداللہ صدیقی﴾

مطبع مجتہبی و قلمکھویں مطبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مال يوم الدين الصلوة والسلام على سیدنا و مولانا و حبیبنا و شفیعنا و نبینا محمد سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین محبوب رب العالمین و علی آلہ و اصحابہ و اولیاء امتہ جمعین الی یوم الدین برحمتک یا ارحم الراحمین اما بعد کترین محمد یلین تخلص حازم خلف جناب شمس الدین صاحب ساکن و گرس تعلقہ دار و ضلع الوت محلی عفا عنہ اللہ الفکار مولف کلدستہ ہذا شایقین و ناظرین کی خدمت سراپا برکت میں عرض کرتا ہے کہ تجکو شوق نعت خوانی ہے اور حضرت سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم کی نعت شریف میں غزلین کہا کرتا ہے ایک روز دل میں خیال آیا کہ کوئی نعتیہ رسالہ قابل خواندگی محافل میلاد شریف آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم حضرت افضل المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محبوب رب العالمین حضرت سیدنا احمد مجتبیٰ احمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم کی نعت شریف میں تالیف کر کے چھپوانا چاہیئے لہذا یہ کلدستہ لکھا اور اس میں اپنا اور مخدومی مکرمی استاد می جناب مولوی شیخ محمد صاحب

خاقان مولود خوان مدارح البنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم حنفی متبع تعلقہ
 پوسد ضلع الیوت محل ملک برادر مصنف گلدستہ **خاقان** فی حمد نیردان سلمہ اللہ
 الرحمان اور محبی مکرئی جناب منشی محمد قاسم صاحب **حسان** صدر مدرس مدرسہ
 ہندوستانی ڈگر س تعلقہ دارودہ ضلع الیوت محل ملک برادر مؤلف **چیراغ حسن**
 سلمہ اللہ الرحمان اور دیگر شعرا نامی کا کلام لغتہ درج کیا اور نام اسکا گلدستہ
حازم رکھا بجز مات واصفان حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و
 اصحابہ وسلم و سخنوران نکتہ چین التماس ہے کہ اگر اس گلدستہ میں کہیں غلطی پائیں خیال
نعت شریف انگشت ایراد نہ اٹھائیں اصلاح سے شاد فرمائیں کہ بیخ
 نفس بشر خالی از خطا نبود و رجب اسکی سیر کرین تو مؤلف اور حضرت شعراء ممدوح الصدر
 کو دل و جان سے بہ دعائے خیر یاد فرمائیں حضرت جل و علا خالق ارض و سما بطفیل
 سیدنا و مولانا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم
 میرے اس گلدستہ نعتیہ کو قبول فرما کر مقبول خلافت کرے آمین آمین تم آمین

الراقم محمد السیدین حازم - حنفی مؤلف گلدستہ پندساکن ڈگر س تعلقہ
 دارودہ ضلع الیوت محل ملک برادر عقی عنہ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَوَحْدِهِ وَسَلَّمَ

غزل حمد باری تعالیٰ از تصنیف جناب مولوی شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان پور

وصف انسان سے ادا کیا ہو خدا یا تیرا عرش پر چور و ملک فرش پر انسان و طیور ہو کے بے ہوش گرے طور پر حضرت موسیٰ آرزو ہے یہی حسرت ہے یہی ارمان ہے جن و انسان و ملک تو رو میری غلمان کے تیری یکتائی کی دیتا ہوں گواہی ہر دم	تو ہے یکتا کوئی ثانی نہیں حقاً تیرا کرتے ہیں صبح و مسافر خدا یا تیرا نظر آیا جو او نہیں تو تجھ لی تیرا مجھ کو دیدار میسر ہو خدا یا تیرا دل میں ہے خوف و خطر بت تعالیٰ تیرا کہ نہیں ہے کوئی کونین میں ہوتا تیرا
--	---

فضل گراو سپہ سداہر محمد ہر دم
یا خدا عا جز خاقان ہے بندہ تیرا

غزل نعت شریف حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم از تصنیف محمد سلیم حازم مولوی

محمد مصطفیٰ کار و ضمہ اطہر و کس یارب دکھا دے جلوہ رکھے محمد مصطفیٰ یارب محمد مصطفیٰ اکے وصل کا ساغر پلا یارب پڑھاتے ہیں جو مولود محمد مصطفیٰ یارب برائے مصطفیٰ قبول ہو یہ التجا یارب	بہیشہ ہے یہی تجھے مری ہر دم دعا یارب تری درگاہ میں یہ عرض ہے میری سدا یارب نہیں مجھ کو تمنا آب کو شرکی خداوند عطا کرو انکو باغِ خلد و زحشر یا اللہ بنائے مجھ کو خادمِ روحِ ضمہ پر نور حضرت کا
--	---

بوقت پرکشش محشر وظیفہ ہو ہی میرا	محمد مصطفیٰ شاہ ہداصل علی یارب
یہی کہتا ہے حازم کوئی دن ایسا ہو یا اللہ بلائین اپنے روضہ پر مجھے شاد ہدایا رب	میں کوئی دن ایسا ہو یا اللہ بلائین اپنے روضہ پر مجھے شاد ہدایا رب
غزل نعتیہ از تصنیف جناب شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان مصنف گلدستہ خاقان	غزل نعتیہ از تصنیف جناب شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان مصنف گلدستہ خاقان
ذکر احمد کا ہو رہا ہے آج محفل مولد محمد مین بزم میلاد سرور دین کو آؤ اس بزم مین سلمانو مجھ پہ نازل خدا کی رحمت ہے	شور صل علی بجا ہے آج نور خالق برس رہا ہے آج کنار شک جنان بجا ہے آج در رحمت بیان کھا ہے آج لب پہ توصیف مصطفیٰ ہے آج
بخشد سے میرے سب گناہوں کو حق سے خاقان کی یہ دعا ہے آج	بخشد سے میرے سب گناہوں کو حق سے خاقان کی یہ دعا ہے آج
غزل نعتیہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تصنیف شبی محمد قاسم صاحب	غزل نعتیہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تصنیف شبی محمد قاسم صاحب
محمد ہے حامی و یاد ہمارا در شاہ والا پہ ہے سر ہمارا نہا خوان کو ہے پیر ہین ہم بھی فراق پیر مین غم ستے ستے لکھا کرتے ہین خال شہ کی ہفتہ	محمد ہے ہادی و رہبر ہمارا نہیون اوج پر ہو مقدر ہمارا اجارہ ہے خلد مین پر ہمارا جگر ہو گیا شل چھر ہمارا ہر اک شعر ہے رشک اختر ہمارا
نہین خون محشر کا حسان ہکو محمد ہے حامی و یاد ہمارا	نہین خون محشر کا حسان ہکو محمد ہے حامی و یاد ہمارا
غزل در نعت شریف از تصنیف محمد حسین حازم مولف گلدستہ ہندو وطن گرس	غزل در نعت شریف از تصنیف محمد حسین حازم مولف گلدستہ ہندو وطن گرس
شوقِ دل سے جو ہین مولود پڑھانے والے	ہین وہی مستحق خدا کے دے والے

نعت محبوب خدا سنے سنانے والے غم احمد میں جو ہیں آنسو بہانے والے رہ خالق میں جو ہیں زر کے لٹانے والے جو کہ تھے نقش شریعت کے مٹانے والے	سننے ہی بزم پیمبر کی خبر آتے ہیں حق سے پائینگے وہ جنت میں مکان گوہر حشر میں دیگا خدا رتبہ اعلیٰ اونکو حکم اللہ سے وہ خود ہی مٹے دنیا سے
--	--

ہیں وہ حق دار گلستانِ جنان اے حازم
عشقِ حضرت میں جو ہیں دل کو جانے والے

غزل در نعت شریف از تصنیف جناب لوی شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان مقیم لودھی

رسول اللہ کے مولود کی محفل جماتا ہوں سر محفل ثنائے روئے پیغمبر سنا تا ہوں پڑھو ملکر درود اے حاضرانِ محفلِ مولد ہر اک حضار محفل با ادب صلوات پڑتا ہے خدا ہے شیفہ جہنم محمد نام ہے جنکا کوئی اونپر فدا کرتا ہے مال و زر کوئی زیور نہیں ہے فخر مجو شاعری پر ہے فقط اسیر سنانے وصف شاہِ انبیاء عشاق احمد کو	خدا کے فضل سے میں تونہ ہفتی کما تا ہوں مثال آئینہ ہر ایک کو حیران بنا تا ہوں تھیں اب ذکر میں مولود احمد کا سنا تا ہوں زبان پر اپنی جسد نام احمد کا میں لانا ہوں زہے قسمت اونہیں کا شیفہ میں بھی کما تا ہوں میں نقدِ دل شہ لولاک پر اپنا لٹا تا ہوں کہ میں مداح محبوب جناب حق کما تا ہوں میں سر کے بل محبوب محفل مولود میں لانا ہوں
--	---

مرے دیوان میں ہے تحریر خاقانِ حیات احمد
اسی باعث اسے آنکھوں سے میں اپنی لگا تا ہوں

غزل نعتیہ از تصنیف محمد یسین حازم حنفی مؤلف گلدرستہ ہذا ساکن ڈگر سر

ہوں شاخوان میں جناب احمد مختار کا دیکھوں اگر خواب ہی میں روضہ محبوب حق یار رسول اللہ دکھلا دیجئے اپنا جمال	حضرت محبوب رب ابرو غفار کا دل نہ ہو خواہاں مرا پھر خلد کے گلزار کا دل میں ہے ارمان از حد آپ کے دیدار کا
--	---

<p>گر لکھون توصیف کوئے حضرت خیر الوہار شاعرون میں بولیں لایا خدا میرا ہے تھر جنت ہو عطا دسکو خدا یا روز حشر</p>	<p>ہو گمان ہر صفحہ دیوان پر گلزار کا ہوں ثنا خوان میں جناب احمد مختار کا جو پڑھائے شوق سے مولد شہ ابرار کا</p>
<p>روز اول سے ہوں حازم میں ثنا خوان سول اسلئے شہرہ جہان میں ہے مرے اشعار کا</p>	
<p>غزل نعتیہ از تصنیف جناب شی میرا رمان علی صاحب ارمان ملازم ڈاکخانہ منگروان میر بزم میلادین جو آتے ہیں جو کہ منکر میں منہ چھپاتے ہیں مہم کا پردہ جب اوٹھاتے ہیں جس جگہ ذکر خیر ہوتا ہے شہ کے میلاد کی خبر سنکر جو کہ گم کردہ راہ قریب ہو ہجر میں تیرے یا رسول کریم نار دوزخ سے کیا خطر اونکو روح رنگین کے تصور میں</p>	<p>مطلب دل وہ اپنا پاتے ہیں آنکھ سے آنکھ کب ملاتے ہیں تب جمال احد کو پاتے ہیں آسمان سے ملائک آتے ہیں جو کہ عاشق ہیں دوڑے جاتے ہیں حضرت خضرؑ رہ بتاتے ہیں تیر غم دل پہ اپنے کھاتے ہیں جو غلام نبی کساتے ہیں شمع سان دلوں ہم جلاتے ہیں</p>
<p>قلق و رنج و غم الم ارمان ایک میں اور یہ جان کھاتے ہیں</p>	
<p>غزل نعتیہ از تصنیف جناب مولوی شیخ محمد صاحب قان مولود خان مقیم پوسہ دوستو حامد سبحان ہوں نہیں جانتے کیا باغ جنت مجھے خالق نے عطا فرمایا اے نیکرین خدا سے ڈرو یہ بے ادبی</p>	<p>اور احمد کا ثنا خوان ہوں نہیں جانتے کیا روضہ شاہ کادربان ہوں نہیں جانتے کیا امت شاہ رسولان ہوں نہیں جانتے کیا</p>

میں بھی اب حافظ قرآن ہوں نہیں جانتے کیا
آپ کے میں تہ دامان ہوں نہیں جانتے کیا
اپنے عصیان سے پشیمان ہوں نہیں جانتے کیا
یا نبی صاحبِ دامان ہوں نہیں جانتے کیا
آپ پر میں بھی تو قربان ہوں نہیں جانتے کیا
میں بہت بے سرو سامان ہوں نہیں جانتے کیا
میں بھی با حال پریشان ہوں نہیں جانتے کیا
یا نبی مردہٗ دیجان ہوں نہیں جانتے کیا
واصف ختمِ رسولان ہوں نہیں جانتے کیا
اُمّی آپ کا سلطان ہوں نہیں جانتے کیا
آلِ واصحابِ پیہ قربان ہوں نہیں جانتے کیا
عاشقِ شاہِ شہیدان ہوں نہیں جانتے کیا
کہ غلامِ شہِ لمر دان ہوں نہیں جانتے کیا

ورد ہے جگہ بھی وصفِ رخِ حضرتِ ہر دم
تپشِ مہرِ قیامت سے نہیں خوفِ مجھے
بخشوا لیجئے خالق سے مجھے یا مولا
ہے تمنا کہ رہوں آپ کی خدمت میں مدام
ہو لقب کوئی عطا مثلِ اویسِ قرنی
مجھ کو ہمراہ قیامت میں بھی رکھئے حضرت
ہجرت میں آپ کے مانند بلال رضی اللہ عنہ
آپ دیدارِ پلا کر مجھے زندہ کیجئے
کیون نہ پھر باغِ ارم کی مجھے جاگیر ملے
کیجئے میرا سلام اسے شہ کو نین قبول
چار یاری بھی ہوں اور بختی بھی میں ہوں
کہ تبا بھی کبھی ہو پوچھو گھا میں انشاء اللہ
کیون نہ حل ہوں مرے سب عقد و مال و بخل

نعت احمدین ہے خاقانِ مراد یوان حیار

میں بھی تو صاحبِ دیوان ہوں نہیں جانتے کیا

غزلِ نعتیہ از تصنیفِ محمد سلیمان تخلصِ حازم مولفِ گلستانِ ہذا ساکنِ دگر گس

مکانِ فردوس میں اپنا بنائے جسکا جی چاہے
یہاں نعتِ رسول اللہ سنائے جسکا جی چاہے
نبی کے عشق میں دلوں جلائے جسکا جی چاہے
تو بہم مولدِ حضرتِ جمائے جسکا جی چاہے
یہ سودا مفت ہر جلدی مکائے جسکا جی چاہے

رسول اللہ کا مولد پڑ جائے جسکا جی چاہے
ملاکِ جن و بشر داخل میں اس زم زمِ قدس میں
خدا ہوتا ہے خوش عشاقِ محبوبِ اُمّی سے
جیسے خواہش ہو باغِ جنتِ مادی کی لے یارو
خریدے نیکیاں راہِ خدا میں خرچِ زر کر کے

مکان فردوس میں اوسکا نیک گاہی حارم
خدا کی راہ میں گھریاں لٹائے ہم کبھی چاہے

دیگر

حال دل محبوب خالق کو سنانا ہے مجھے
داغ دل محبوب خالق کو دکھانا ہے مجھے
چادرِ صلِ علی او سپرِ چڑھا تا ہے مجھے
اپنی اب قسمت کو جلدی آزمانا ہے مجھے

سید ابرار کے روضہ پہ جانا ہے مجھے
جل رہا ہوں آتشِ ہجرِ رسول اللہ میں
جلد ہو نچا دے الہی شاہ کی تربتِ تلک
دیکھئے کب تک سائی ہوتی ہے حضرتِ تلک

عوضہِ محشر میں حارمِ نعتِ ختم المرسلین
حضرتِ خلاقِ عالم کو سنانا ہے مجھے

دیگر

بتادے بتادے بتادے بتادے
دکھادے دکھادے دکھادے دکھادے
پلا دے پلا دے پلا دے پلا دے
سنادے سناده سناده سناده

خدایا مجھے تو مدینہ بتادے
خداوند عالم محمدؐ کا روضہ
الہی مجھے سانگر و صلِ حضرت
محمدؐ کے ملنے کا مزدہ خدایا

خداوند حارم کو حضرت کا خادم
بتادے بتادے بتادے بتادے

غزلِ نعتیہ از تصنیف جناب منشی محمد قاسم صاحب حسان صدرِ مدرس ڈگریس

شغل ہے دذراتِ نعتِ سید ابرار کا
ہے بھر دسہ سرورِ دین احمد مختار کا
کاٹتا ہوں میں کلیجہ ہمدِ موکفار کا
میرے آگے کیا ہے رتبہ منعم و زردار کا

ہے ہمیشہ عشقِ محمدؐ کو احمد مختار کا
بخشوا ینگے مجھے روزِ جزا اللہ سے
پڑھے وصفِ تیغ ابروے جنابِ مصطفیٰ
دولتِ عشقِ نبی سے دل ہمیشہ ہے غنی

مثل اختر میں چمکتے شعر کے نقطے مرے | وصف جب لکھتا ہوں خالی سید ابراہار کا

عشق جو رکھتا ہے حسان احمد مختار کا

مستی ہوتا ہے وہ فردوس کے گلزار کا

غزلِ نعتیہ از تصنیف جناب مولوی شیخ محمد صاحب خان مولود خوان مقیم پوسہ

بزم مولودین اے مومنو آؤ تو سی	لطف فردوس معلیٰ کا اوٹھاؤ تو سی
مستی گلشنِ جنت کے کہاؤ تو سی	مولود سرورِ ولولاک پڑھاؤ تو سی
گو خبر اپنی رہے یا نہ رہے یا نشہ دین	مئی عشق آپ مگر ہم کو پلاؤ تو سی
مرصعہ علیٰ ہو گارِ بان سے جاری	یا بنی خواب میں میرے کہیں آؤ تو سی
ایک زلف پہ ہو جاؤ نگاہِ عاشقِ مولا	ہند سے مجھ کو مدینہ میں بلاؤ تو سی
فرط الفت سے میں مانند صبا جاؤ نگاہ	مجھ کو اے خضرِ رو طیبہ بتاؤ تو سی

ہے یقین داد سخن بزم میں دیکھے احباب

غزلِ نعتیہ خاقان سناؤ تو سی

غزلِ نعتیہ از تصنیف جناب شبلی محمد ریاض الدین صاحب تاجِ عمر ریاض متوطن بلوچ

رہے جو مجھ کو بوقتِ آخر خیال رہے شہِ ہدا کا	تو بعدِ عمر کے لے عزت و فخر پڑھاؤ تو سی
میں اپنے جی میں تھا پہلے تشدد کہ مراد تراز میں پہنچو نہ کر	مگر جو دیکھا انور جا کر نشان نکلا وہ نقشِ پا کا
یہ آرزو ہے کہ جسم لاغر دیا طیبہ میں پہنچے اڑ کر	اُسی آجائے آج ایسا ادھر بھی جھوٹا کوئی ہوا کا
طفیلِ توصیفِ زلف سے ہنایا سلطانِ محض خانہ	خونِ ملکِ مین کا چین کا تار و تبت کا اوڑھنا کا
میں وہ ہوں عشقِ نبی کا وحشی کہ دشتِ شرب میں تے بھی	لکھا یا انھوں سے سر پہ کھانا جو ٹکڑا مری قبا کا

پڑھاؤ مضمونِ قد کیسو تو بڑے شاعرِ ریاض خوشنوی

ہے طبعِ بالکل تری غضب کی ہے ذہنِ موزون ترا بلا کا

غزلِ نعتیہ از تصنیف محمد الیاس حازم مولف گلدستہ ہذا ساکن ڈگر سر

میں عاشق ہوں دل و جان سے جناب شاہ امجد کا و غلیفہ ہے مجھے دامن اور والیل کا ہر دم نبی کا مدح خوان ہوں لکھتا ہوں نعت نبی ہر دم نہ تجھ کو زکی خواہش ہے نذر داروں سے مطلب ہر	جناب شاہ امجد حضرت احمد محمد ص کا ازل سے شیفہ ہوں میں رخ و گیسوئے احمد کا مجھے کہتے ہیں سب مداح شاہنشاہ و امجد کا نقط طالب ہوں یار پ جہان حضرت محمد کا
--	---

خدا یا بندہ حازم کو دکھلا جلوہ حضرت ہمیشہ وہ بہت مشتاق ہے دیدار احمد کا صلی اللہ علیہ وسلم	عزل و نعت شریف حضرت رسول کرم صلی اللہ تعالیٰ از تصنیف شیخ محمد رضا خان علیہ السلام
--	---

وصف لکھ کر شہ کو نین کے رخسار و ن کا مجھ کو سایہ جو ملے آپ کی دیوار و ن کا اپنی کلمی میں شہ کون و مکان دیکے پناہ و ہیماں دندان و رخ حضرت احمد میں مجھے کوچہ مدح شہ دین میں آتے ہی ہمیں ہے سو آپ کے اے شاہ ام کو ن شفیع کالی کلمی کا محمد کے خدا یا صدقہ ہے وہ محبوب جناب شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم لما دیکھ کر ہاتھ میں تلوار علی اکبر کے پڑتے ہیں شوق سے دیوان بخندان میرا	مستی ہو گیا میں خلد کے گلزار و ن کا نام تک یوں نہ میں فردوس کے گلزار و ن کا پر وہ رکھ لینا قیامت میں سیہ کار و ن کا ہے تصور میرے پر نور کا اور تار و ن کا ملگیاں استے فردوس کے گلزار و ن کا عرصہ حشر میں مجھ جیسے گنہگار و ن کا پر وہ رہا ہے قیامت میں سیکار و ن کا جو بشر دوست شہ دین کے ہے یار و ن کا سینہ و ہشت سے پٹا جاتا تھا کفار و ن کا ہے ہجوم اندوں یوسفؑ پہ خریدار و ن کا
--	--

عشق ہے جبکہ جناب شہ دین سے خاقان لطف پاتے ہیں وہی نعتیہ اشعار و ن کا عزل نعتیہ از تصنیف جناب مثنوی محمد عبد الحکیم خان صاحب اذوق تاجرتب لک مطبع حوالی مدینہ میرا وطن ہوا لکی توسب دور رخ و سخن ہوا لکی	
--	--

التم صلی علی سیدنا محمد وعلی آلہ وارضہم اجمعین

مدینہ میں جا کر نہ پھر آؤں واپس
پہنچ جاؤں تیرے میں بے ساز و سامان
لگی ہی رہے آگ عشق نبی کی
جو موت آئے مجھ کو تو تیرے میں آئے
پسند آئیں ایسی مدینے کی گلیاں
گنگار و دوزخ میں جائیں نہ ہرگز
نہ کم مر سے سودا ہو زلف نبی کا
اکھیلن داغ عشق نبی صورت گل

وہیں میرا گورو کفن ہو اکی
برہنہ بدن خستہ تن ہو اکی
نہ کم حشر تک یہ جلن ہو اکی
میسر و ہان کا کفن ہو اکی
فراموش دل سے وطن ہو اکی
جو رحمت تری جوش زن ہو اکی
زیادہ یہ دیوانہ پن ہو اکی
مرا سینہ رشک چمن ہو اکی

کرے خواہش باغِ جنت نہ حاذق
میسر جو طیبہ کا بن ہو اکی

غزل نعتیہ از تصنیف محمد لیسلمین حازم مولف گلدستہ تہا ساکن کرس تعلقہ دار

بلاو ہند سے طیبہ میں یا خیر الورا ہم کو
تھکائے ہجر میں بچیں پہلے صبح و سہا ہر دم
سوا نینرے پہ جب غور شید ہو روز جزا حضرت
تھیں ہو شافع محشر تھیں ہو مالک جنت
ستانی ہے بہت دوری ہمیں تیری یہاں شاہا

دکھا دو صورت زیبا محمد مصطفیٰ اہم کو
خدا کے واسطے صورت دکھاو مصطفیٰ اہم کو
چھپانا اپنے دامن میں شہ ہر دوسرا ہم کو
قیامت میں جہنم سے بچانا یا شہا ہم کو
خدا کے واسطے جلدی مدینہ میں بلا ہم کو

ابھی مٹ جائے دل سے گلشن فردوس کی حسرت
نظر آئے جو حازم روضہ خیر الورا ہم کو

غزل نعتیہ از تصنیف جناب مولوی شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان جنفی مقیم پور

بزم میلاد محمد میں جو آجاتا ہوں
بزم میلاد شہر دین کی جو سنتا ہوں خبر
بھلا اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر مولود نبی سب کو سنا جاتا ہوں
فرط الفت سے میں مانند صبا جاتا ہوں

کتا ہوا بر خداوند کی رحمت کا یہی	بزم میلاد محمد پہ مین چھا جاتا ہوں
بزم مولود مشہدین مین داخل ہو کر	مین بھی عشاق محمد مین گنا جاتا ہوں
جو خداوند سے مانگو گے یہاں پاؤ گے	اہل محفل کو یہ مین فردہ سنا جاتا ہوں

اللہ صل علی سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم	ختم ہو جاتی ہو جب محفل میلاد نبوی	و علی آل سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم
	ہو کے نگلیں مین خاقان چلا جاتا ہوں	

غزل نعت تریلہن حضرت سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم از تصنیف جناب حاجی قاسم صاحب حسان مؤلف چراغ حسان صدر مدرس ڈگری کرس

مجھے اپنا جلوہ دکھاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	مرے دل کو شیدا بناؤ محمد
نہیں ہند میں اب طبیعت بھلتی	مدینہ میں مجھ کو بلاؤ محمد
طبیعت پریشان ہے ملک کن میں	مدینہ میں جلد ہی بلاؤ محمد
جلی جاتی ہو جان سوزِ الم سے	مرے دل کی آتش بجھاؤ محمد
نغم و رنج میں مبتلا ہوں میں ہر دم	مجھے قیدِ نعم سے چھڑاؤ محمد

یہی کہتا حسان صبح و مسابو
مجھے اپنا جلوہ دکھاؤ محمد

غزل نعتیہ از تصنیف محمد نعیمی حازم حنفی مؤلف گلدستہ ہذا سکن ڈگری تعلقہ دارو

یا رسولِ عربی در پہ بلایا ہوتا	اور دیدار مجھے اپنا دکھایا ہوتا
آرزو اس دل بیتاب کی پوری ہوتی	آپ نے روئے منور جو دکھایا ہوتا
سر نہ طور کی کرتا نہ ہوس میں جو کبھی	خاکِ روضہ کو ان نگہوں میں لگایا ہوتا
کب تنگ آتشِ فرقت میں جلاؤں لگو	آپ و صلت سے کہیں اس کو کھجایا ہوتا

میرا ہوتا جو گزر روضہ شہ پر حازم
یہ قصیدہ شہ انور کو سنایا ہوتا

عزیز و شافع محشر محمد ہی تو کیا غم ہی قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی حامی مراد ہو رہائی ہے مجھے رنج و الم سے دوستو حاصل محمد کی عنایت سے مرا جنت میں گھر ہو گا	مرا آقا مرار ہر محمد ہی تو کیا غم ہی ہمیں عصیان کا جھکوڑ محمد ہی تو کیا غم ہی ہمیشہ اب مرے لب پر محمد ہے تو کیا غم ہی مرا حامی مراد ہو محمد ہے تو کیا غم ہی
--	--

نہ رکھ عصیان کا خازم ڈر شفاعت کو محمد ہی
مدد پر شافع محشر محمد ہی تو کیا غم ہے

نزل نعتیہ از تصنیف جناب شیخ محمد صاحب مجلس خاقان مولود خوان مقیم پوسلہ یوٹ

محمد مصطفیٰ اصل علی کی آج محفل ہے ملا نک اس میں داخل ہو کے پڑھتے ہیں رو داہر خبر کر دو یہ سب کو سننے آئیں مدح حضرت کو یہاں سب بابائو بھین نہ بیٹھے بے وضو کوئی سلاک لیکے رحمت آتے ہیں اس زیر اقدس میں پڑھو مولود خوانون شوق سنتِ رسول شد	شہ ہر دو سراصل علی کی آج محفل ہو محبوب خدا صل علی کی آج محفل ہو حبیب کبریا صل علی کی آج محفل ہو یہ حضرت مصطفیٰ اصل علی کی آج محفل ہو یہ شاہ انبیا صل علی کی آج محفل ہو شہنشاہ بد اصل علی کی آج محفل ہو
---	---

پڑھو تم نعتیہ نزلون کو اس مجلس میں خاقان
یہ فخر انبیا صل علی کی آج محفل ہو

قصیدہ مولف

خدا یا مرتے دم میری زبان سے مصطفیٰ نکلی ہمیشہ نام محبوب اتنی ہو مرے لب پر مدینہ میں مجھے آئے قضا یا خالق عالم وصال سرور کو نین کا محتاج ہوں یارب بلالے مجھے مدینہ میں کہیں خازم کو ابطری	محمد مصطفیٰ اصل علی نکلی سدا دل سے مرے صل علی صل علی نکلی تمنا ہو مری پوری یہ دل کا حوصلہ نکلی پلا دے وصل کا ساغر کہ دکھاو صلہ نکلی کہ ارمان دلی او سا محمد مصطفیٰ نکلی
--	---

قصیدہ مولف

ازل سے دوستو شیدا محمد مصطفیٰ کا ہون	محمد مصطفیٰ شاہنشاہ ہر دوسرا کا ہون
بوقت پرشش محشر ہی میں صاف کد و نکا	خدا یا اُمّتی میں حضرت خیر الورا کا ہون
نہیں ہی خوف مجکو دا غلور و قیامت کا	نبی کا اُمّتی بندہ جناب کبریا کا ہون
مرا آقا مہر در مرا یا در محمد ہے	نہیں مجکو غم محشر کہ بردہ مصطفیٰ کا ہون

یقین ہے حق تعالیٰ سے مجھے جنت عطا ہو گی
کہ میں حازم ثنا خواں خاص محبوب خدا کا ہوں

قصیدہ مولف

بناؤ سوئے طیبہ ہر سبحان یا رسول اللہ	بیان ہوں حیرت میں از حد پریشان یا رسول اللہ
دکھاؤں کیا بھلا صورت خداوند و عالم کو	گناہوں سے بہت ہوں میں یشیان یا رسول اللہ
دکھا دو روضہ اقدس تنہا ہی دلی	میں دیکھوں گلشن جنت ہمارا مان یا رسول اللہ
پہو چکر روضہ انور پہ یہ دل میں تنہا ہی	شہیدی کی طرح ہو جاؤں قربان یا رسول اللہ
بچا نا حشر کے دن مجکو دوزخ سے شہ عالم	کہ ہوں خوف جہنم سے پریشان یا رسول اللہ

بوقت نزع نکلے نام منہ سے آپکا اوسکے
یہی ہے حازم کتر کارمان یا رسول اللہ

قصیدہ مولف

میں پہو بچوں مدینہ خدا کتے کتے	خدا اور شاہ ہدا کتے کتے
اُسی تنہا ہے جاؤں مدینہ	چلون مصطفیٰ مصطفیٰ کتے کتے
خدا یا کرم تیرا مجھ پر ہو ایسا	لکھوں نعت صل علی کتے کتے
خدا یا ہولب پر محمد محمد	کتے عمر یا مصطفیٰ کتے کتے
دم مرگ ارمان یہ پورا ہویا رب	مکلیائے دم مصطفیٰ کتے کتے

مدینہ میں حازم کا دفن ہو یا رب
برائے یہ مقصد مراکتے کہتے

مؤلف قصیدہ

<p>محبو طیبہ میں بلانا یا محمدؐ رسول آپ کی فرقت میں کب تک میں سہوں رنج و الم آپ کا شیدا ہوں حضرت وصل کا محتاج ہوں روز محشر کا رہے کیونکر بھلا ہکو خطر جان نکالے جب مرے تن سے خداوند جہان</p>	<p>روضہ اقدس دکھانا یا محمدؐ رسول تیغ غم سے دل ہے پارا یا محمدؐ رسول وصل کا ساغر پلانا یا محمدؐ رسول جب سہارا ہو تمہارا یا محمدؐ رسول نکلے اُسم لب سے کلمہ یا محمدؐ رسول</p>
--	--

اپنے روضہ پر بلا الو حازم کتر کو آپ
شیفتہ ہے وہ تمہارا یا محمدؐ رسول

قصیدہ مؤلف

<p>یا خدا دکھلا مدینہ مصطفیٰ کیواسطے جان بلب ہوں صدمہ ہجرتی سے یا خدا آپ کی فرقت کے غم نے کر دیا لاغر مجھے یا خدا رنج فراق شاہ سے ناچار ہوں فرط عصیان سے نہ میں روز جزا نادم ہوں</p>	<p>مصطفیٰ شاہنشاہ ہر دوسر کیواسطے محبو ہو پوچھا سے مدینہ مصطفیٰ کیواسطے لو خیر میری جناب کبر یا کیواسطے دے چڑا اس رنج سے خیر الہی کیواسطے رکھ حیا میری خدایا مصطفیٰ کیواسطے</p>
--	---

حازم کتر ہے مجرم اور عاصی یا غفور
بخشدے او کو محمدؐ مصطفیٰ کیواسطے

غل نعتیہ از تصنیف جناب لانا شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان مقیم پوسر

<p>آپ کا جسم رنج زیا نظر آیا مجھے شکر حق روئے شہ بطحا نظر آیا مجھے</p>	<p>نور خلاق جہان مولا نظر آیا مجھے ہوں میں ششدر کیا کہوں یہ کیا نظر آیا مجھے</p>
--	--

<p>جنت الفردوس کا نقشہ نظر آیا مجھے خواب میں جب آپ کا کوچہ نظر آیا مجھے آپ سا کوئی نہیں شاہانظر آیا مجھے سرور دین کا رخ زیب نظر آیا مجھے یا خدا جلوه تہا ہر جا نظر آیا مجھے عالم رویا میں اب طیبہ نظر آیا مجھے</p>	<p>حق تو یہ ہی آپ کے کوچہ میں یا شاہ ہوا دور دل سے ہو گیا گلزار جنت کا خیال جن و انسان و پیری اور جو و غلامان حسین کیون نہ نظروں سے گرا دوں میں تجھے ایسا آفتاب ہو گیا دل صاف میرا جب ترے اذکار سے اسے دل شیدا خیال باغ جنت دور کر</p>
---	---

ہو گیا خاقان میں حیران مثال آئینہ

جب شہر لولاک کا جلوہ نظر آیا مجھے

عزیز نعت شریف حضرت مامولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از تصنیف جناب شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان حسنا دیوان حنفی مقیم پوسد ضلع ایوت محل

<p>خدا دل ہے روئے نبی پر ہمارا ہو گلزار طیبہ میں بستر ہمارا ہے انمول ایدل یہ گوہر ہمارا چلے دشمن دین پہ خنجر ہمارا دماغ اندنون ہے فلک پر ہمارا ہے جنت ہماری ہے کوثر ہمارا عجب رکھتا جوہر ہے خنجر ہمارا ہو رقصان یہ لوٹن کبوتر ہمارا ہے پر نعت احمد سے دفتر ہمارا دماغ اسلئے ہے معطر ہمارا ہوا ساتھ حضرت کے محشر ہمارا</p>	<p>ہے صل علی ورد اکثر ہمارا کہیں رنگ لائے مقدر ہمارا گرا آنکھ سے اشک یا دینی میں پڑ ہیں شعرا و صاف ابروئے شہین ثنا خوان ہیں ہم قامت شاہ دین رخ و چشم حضرت کا ہے عشق ہم کو زبان پر ہے توصیف بڑے احمد سڑپ جائے یا دین شاہ میں دل لکھا کرتے ہیں ہم سدا وصف حضرت لکھا ہم نے ہے وصف گیسوئے احمد تمنا ہوئی دلی خاقان پوری</p>
---	---

فقیدہ مولف

شہ دین کی ہوئی اب تک نہ زیارت فسوس
پر مینہ نہیں ہوتی ہے زیارت فسوس
آپ کے ہجر میں ہے مجھ پر مصیبت فسوس
یان ستاتی ہے مجھے آگنی فرقت فسوس
دوسری ہجری ہے مجھ پر مصیبت فسوس

اس لئے ہے مجھے اید و ستوحسرت فسوس
دل میں دیدار محمد کی ہے حسرت از حد
جگو بلوالو خدا کے لئے جلدی حضرت
روضہ پاک پہ جلدی سے بلالو مولا
ایک تو بوجہ گناہوں کا ہے سو میرے

لطف سے حازم کمتر کو بلالو حضرت
ہجر میں اوسکی بہت غیر ہے حالت فسوس

غزل نقیۃ تصنیف جناب مولوی شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان صاحب دیوان مقیم پور

ہو اقلب مضطر نشانہ مدینہ
ہے فردوس اعلیٰ بہار مدینہ
فلک سے ہے بڑھ کر وقار مدینہ
برائے خدا تا جدار مدینہ
مری آنکھ میں اب غبار مدینہ
چتون اپنے دامن میں خار مدینہ
لقب ہو مرا خاکسار مدینہ
لگا آنکھ میں تو غبار مدینہ
نظر آئین گر شہسوار مدینہ
تمنا ہے پیدا ہوں خار مدینہ

نظر آئی جس دم بہار مدینہ
عجب ہے محبوب قار مدینہ
فلک سے اسے دینا نسبت خطا
نہ تاخیر کیجئے بلائے میں مجھ کو
لگائے کوئی مثل سرمہ الہی
گل باغ جنت کے بدلے الہی
نہیں طالب ولت و زہون بلاب
نکر اسے پری تو تیا کی تمنا
خوشی ہو مجھے عید کی طرح حال
مرے گلشن قلب میں یا الہی

ہوئی آرزو میری خاقان پوری
دکھائی خدا نے بہار مدینہ

غزلِ نقیہ تصنیفِ جنابِ نبی محمد قاسم صاحبِ حسنِ صدیقِ مہدِ ہندستانی دکن

سن مراد عابر اے خدا نزع میں مصطفیٰ اے خدا سید ہارستہ دکھا اے خدا سیرِ پیغام اے صبا شہ کو	فخر شاہ و گدا اے خدا جلد تشریف لا اے خدا خضر کے رہنما اے خدا جلد جا کر سنا اے خدا
---	--

نامِ حسان کر اپنے بر دون میں

اے شہِ دوسرا اے خدا

قصیدہ مولف

جس نے دیکھا شہ کو نین کا روضہ ہوگا وصف جس شعر میں قامت کا ترے ہوگا رقم ہجر دندان محمد میں مجبو میرا روضہ شاہنشہ لولاک کا میں کیونچکا	بجدا خلد پہ اوس شخص کا قبضہ ہوگا ہے یقین شعروہ غیرتِ خطوبی ہوگا اشک آنکھوں سے ٹپک کر دیکھتا ہوگا مری قسمت میں خدائے جو یہ لکھا ہوگا
---	--

ہے یقین باغِ جنان اوسکو ملیگا حازم

عشق جسکو شہ لولاک لسا کا ہوگا

غزلِ نقیہ تصنیفِ جنابِ نبی شیخ محمد رضا خاقان سیمو لودخوان حنفی سلمۃ اللہ علیہ القوم میاں پور

در گاہِ انبی میں دعا میری یہی ہے اللہ کے محبوب و رسولِ پابینِ حضرت یون مہربوت کا کہیں آجکی بوسہ ہے دردِ جے نام مبارک کا کھائے عشاقِ نبی آئینِ صفتِ شے نبی کی تعریفِ جنابِ شہ لولاک کی سنکر	دیدارِ نبی کا ہو تمناے دلی ہے ہے میرا عقیدہ یہی ایان یہی ہے یا حضرت احمدیہ تمناے دلی ہے بے شک ہ بشرِ پاشہ کو نین دلی ہے گھر آج مرے محفلِ میلادِ نبی ہے ہر سامعین کی روح یہاں جو میری ہے
---	--

<p>اے باد صبا اسلئے غیر میں بسی ہے دن وعدہ دیدار محمد کا یہی ہے پُر نور جناب شہ نور کی گلی ہے قرآن میں شنا جنکی خداوند نے کی ہے خدمت مجھے محبوب الہی کی ملی ہے</p>	<p>چھوٹی ہو تو زلف شہ کون و مکان کو کیونکر نہ اوٹھوں قبر سے میں ز قیامت آتا ہے نظر نور جد ہر دیکھتا ہو نہیں صد شکر کہ میں بھی ثنا خوان ہوں نہیں کس طرح نہ ہونا ز مجھے نجت پر اپنے</p>
<p>ہو جاؤں فنا عشق میں محبوب خدا کے خالق سے دعا ہے خالق ان کی ہی ہے</p>	
<p>قصیدہ مؤلف</p>	
<p>بلا لو بنی جی بلا لو بنی جی مجھے اپنے در پر بلا لو بنی جی مرے دل کی حسرت نکالو بنی جی یہ مجھ پر مصیبت ہے بلا لو بنی جی مجھے اپنا خادم بنا لو بنی جی اس آفت سے ہم کو بچا لو بنی جی</p>	<p>مدینہ میں مجھ کو بلا لو بنی جی جدائی کے صدمہ اوٹھاؤں میں کب تک بلا لو مجھے جلد طیبہ میں حضرت ستانی ہے فرقت تمھاری مجھے اب بلا کر مدینہ میں یا سرور دین گناہوں کے دریا میں ہم ڈوبتے ہیں</p>
<p>تمھاری جدائی میں حازم ہے مضطرب اوسے ہند سے اب بلا لو بنی جی</p>	
<p>قصیدہ مؤلف</p>	
<p>محمد کا دیدار پایا کرین ہم مدینہ کو ہر سال جایا کرین ہم غم و رنج فرقت کا کھایا کرین ہم تو آنکھوں میں اپنی لگایا کرین ہم</p>	<p>محمد کے روضہ پہ جایا کرین ہم دعا تجھے ہے یا الہی سدا یہ خبر لو ہماری شہ دین کب تک اگر ہو میسر ہمیں خاک روضہ</p>

یہ حسرت ہے دلی ہمارے محمدؐ	کہ خادم تمہارے کہا یا کرین ہم
تہا ہے حازم کہ قبر نبیؐ پر	سدا چادر گل چٹ ہایا کرین ہم
قصیدہ مؤلف	
مدینہ میں بلا لیجے یہی حسرت ہماری ہے بلا لو ہند سے طیبہ میں یہ حسرت ہماری ہے تمہارے ہجر میں دنرات حضرت بقراری ہے دکھا دو صورت زیبا تمنا یہ ہماری ہے	تمہارے ہجر میں ہلو بہت اب بقراری ہے جناب سرور دین رحمۃ للعالمین احمدؑ بلا لیجے بلا لیجے مجھے اب اپنے روضہ پر تمہارے طالب دیدار ہم ہیں یا رسول اللہؐ
بلا لو حازم کمر کو اب جلدی مدینہ میں	تمہارے ہجر میں اوسکو نہایت بقراری ہے
قصیدہ مؤلف	
بادشاہ انش جان ہے سید ابرار ہے دونوں عالم کا انہیں کو کمر دیا سردار ہے کار خانہ کا خدائے پاک کے مختار ہے اوپر خلاق جہان کی نعمت و چھکار ہے	شاہ دین نور خدائے ایزد عفار ہے انکی خاطر حق نے ہے کوئین کو پیدا کیا مومنوا اپنا پیغمبر سرور ہر دو سرا ہیں جو مشرک اور کافر اور کاذب دوستو
بخشد کیجے حازم و خاقان کو بہر نبیؐ	عرض او نکی آپ سے یا ایزد عفار ہے
قصیدہ مؤلف	
الم ہے رنج ہے غم ہے قلق ہے بقراری ہے بلا لو روضہ اقدس پر یہ مرضی ہماری ہے دریشہ کے نبین جا روپ کش مرضی ہماری ہے	تمہارے ہجر میں مجھ کو ہمیشہ آہ و زاری ہے ترطیجے ہیں ہمیشہ ہم تمہارے ہجر میں حضرت تمنا ہے کہ جا کر ہند سے سوئے عرب جلدی

تر پتا ہوں دیار ہند میں تیری جدائی میں | بلائے جلد طیبہ میں کہ از حد بقراری ہے

رسول اللہ کے روضہ پہ جا کر جلدے حازم
چڑھائیں چادر گل اب یہی حسرت ہماری ہو

قصیدہ مؤلف

نہیں ہوں ترے در پہ آنے کے قابل | نہیں ہوں میں صورت دکھانے کے قابل
گنہگار ہوں یا الکی بہت ہی | نہیں میں ہوں صورت دکھانے کے قابل
بلا لیجے طیبہ میں جلدی کہ میں ہوں | نہیں بار فرقت اوٹھانے کے قابل
گناہوں نے شرمندہ ایسا بنایا | نہیں ہوں میں چہرہ دکھانے کے قابل

دکھا شکل حازم کو اے کلی والے
نہیں وہ رہا اب ستانے کے قابل

قصیدہ مؤلف

مدینہ میں مجھ کو بلاؤ محمد | رخ پاک اپنا دکھاؤ محمد
خدا کے لئے آب ویدار سے اب | لگی دل کی میر سے بچھاؤ محمد
ہے حسرت کہ کیوں میں وضہ کو جلد | خدا کے لئے اب بلاؤ محمد
بلا کر مدینہ میں مجھ کو خدارا | کہیں جام و صلت بلاؤ محمد
نہیں مجھ کو بارغ جنان کی تمنا | کہیں اپنا روضہ دکھاؤ محمد

یہی ورد حازم کو صبح و مسامحہ
مجھے اپنا خا دم بناؤ محمد

قصیدہ مؤلف

اب رخ صبا مجھ پہ کہیں کھائے تو اچھا | حضرت کو خبر میری یہ پہونچائے تو اچھا
ہے حق سے دعا میری یہی صبح سے ناشام | دم یاد میں حضرت کے نکلائے تو اچھا

دیدار محمد کا مین مشتاق ہوں یارب ان آنکھوں سے محبوب الہی کو مین دیکھوں	دیدار وہ اپنا مجھے دکھلائے تو اچھا یہ دلی تمنائے بر آئے تو اچھا
حازم کی یہ ہے عرض رسول عربی سے وہ روضہ پہ اپنے مجھے بلوائے تو اچھا	
غزل نعتیہ از تصنیف جناب شی مولانا شیخ محمد حبیب بخلص خاقان مصنف و مؤلف گلدستہ خاقان ولوح سلیمانی حصہ چہارم میتم پوسد ضلع ایوت محل ملک برار	
محفل میلاد مین با شوق جاتا جاؤنگا تخم نیکی مزع عقی مین بوؤنگا مدام رہے خدمت مین محمد مصطفیٰ کی ہمدو مجمع حشر مین سن لوں گا جو آتے ہین نبی عاشق نعت نبی ہوں خلد مین بھی دیکھنا کیا خوشی ہوگی مجھے روز جزا ایدوستو حشر مین کتا ہے لطف شہ با واز بلند خوبی قسمت سے بلجائے جو نعل مصطفیٰ	ذکر محبوب خدا سنتا سنتا جاؤنگا یاد حضرت مین سدا آنسو بہاتا جاؤنگا جان و دل اپنا نبی پر مین لٹاتا جاؤنگا فرش آنکھوں کا میر محشر کھچھاتا جاؤنگا نعتیہ غزلوں کو حوروں سے گواتا جاؤنگا حشر مین جب عاشق احمد کہاتا جاؤنگا مین گنہگاروں کو حق سے بخشواتا جاؤنگا چومتا جاؤنگا آنکھوں سے لگاتا جاؤنگا
کتا ہے خاقان مین ہوں بندہ رب جہان رو برو سے حق ہمیشہ سر جہ کاتا جاؤنگا	
قصیدہ مؤلف	
صبا جا کر مری فخر سیجا کو خبر کر دے مجھے چھو بچا دے یثرب تک یہی ہے آرزو میری سڑتا ہوں مثال مرغ بسمل تھری فرقت مین مین ہو بچوں جلد طیبہ مین ہی ہمارا زو دل مین	مریض ہجر کا جلدی علاج ہر اثر کر دے مرے نخل تمنا کو خدا یا بارور کر دے رسول اللہ صبر اور یہ درد جگر کر دے الہی روضہ احمد پہ تو میرا گزر کر دے

<p>تڑپتا ہے تری وقت میں حازم رات ن شام خدا کے واسطے اس پر عنایت کی نظر کر دے</p>	
<p>قصیدہ مؤلف</p>	
<p>جلد سوئے مدینہ تو جانا چھا جا کے روضہ پہ حضرت کے ہی آرزو میری جانب سے پڑھنا بہت اُن دو ہوں میں عاشق جناب شہدین کا</p>	<p>حال میرا بنی کو سنانا ہما چادر گل کمین اب چڑھنا ہما کوئے شہدین ہو جب تیرا جانا ہما مدح حضرت تو مجھ کو سنانا ہما</p>
<p>ہے یہی عرض تجھے میری اب کمین شعر حازم بنی کو سنانا ہما</p>	
<p>غزل در نقبت حضرت خواجہ خواجگان ولی الہند سیدنا مولانا خواجہ حسین سجری حشیتی اجیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ از تصنیف محمد السیدین حازم حنفی مؤلف گلدستہ ہذا ساکن گرس تعلقہ اردو ضلع الیوت محل</p>	
<p>مجھے جلوہ دکھا دینا معین الدین اجیری ترے الطاف سے مجھ کو ملیگا باغ رضوانی ولیوں میں کیا تجھ کو خدا نے شاہ ہر سب کا میں شیدا ہوں ترا خواجہ ہما کر حلد مجھ کو تو نہیں ہے مجھ کو گلزار ہشتی کی ذرا پروا غریبوں اور فقیروں اور یتیموں کے مساوی میں</p>	<p>کر میں ہوں آپکا شیدا معین الدین اجیری میں ہوں خادم تری در کامعین الدین اجیری نہیں کوئی ترے جیسا معین الدین اجیری دکھا دے اب سُرخ زیبا معین الدین اجیری ہوں خادم ترے در کامعین الدین اجیری مرے خواجہ مرے مولا معین الدین اجیری</p>
<p>درد و ملت پہ مجھ حازم کو بلوایمے مولا پریشان حال ہوں خواجہ معین الدین اجیری</p>	
<p>قصیدہ مؤلف</p>	

تڑپتا ہے تری وقت میں حازم رات ن شام خدا کے واسطے اس پر عنایت کی نظر کر دے	
قصیدہ مؤلف	
جلد سوئے مدینہ تو جانا ہما جا کے روضہ پہ حضرت کے ہی آرزو میری جانب سے پڑھنا بہت ان دو ہوں میں عاشق جناب شہ میں کا	حال میرا بنی کو سنانا ہما چادر گل کمین اب چڑھنا ہما کوئے شہ میں ہو جب تیرا جانا ہما مدح حضرت تو مجھ کو سنانا ہما
ہے یہی عرض تجھے میری اب کمین شعر حازم بنی کو سنانا ہما	
غزل در منقبت حضرت خواجہ خواجگان ولی الہند سیدنا مولانا خواجہ حسین معین الدین سنجری حشیتی اجیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ از تصنیف محمد السیدین حازم حنفی مؤلف گلدستہ ہذا ساکن گرس تعلقہ اردو ضلع الہوت محل	
مجھے جلوہ دکھا دینا معین الدین اجیری ترے الطاف سے مجھ کو ملیگا باغ رضوانی ولیوں میں کیا تجھ کو خدا نے شاہ ہر سب کا میں شیدا ہوں ترا خواجہ ہما کر حلد مجھ کو تو نہیں ہے مجھ کو گلزار ہشتی کی ذرا پروا غریبوں اور فقیروں اور یتیموں کے مساوی میں	کر میں ہوں آپکا شہر معین الدین اجیری میں ہوں خادم تری در کامعین الدین اجیری نہیں کوئی ترے جیسا معین الدین اجیری دکھاے اب سرخ زیبا معین الدین اجیری ہوں خادم ترے در کامعین الدین اجیری مرے خواجہ مرے مولا معین الدین اجیری
درد و ملت پہ مجھ حازم کو بلوایمے مولا پریشان حال ہوں خواجہ معین الدین اجیری	
قصیدہ مؤلف	

یا نبی کتا ہوں جب روضہ شہ پر جا کر
 بھر شاہنشاہ لوناک میں نالے میرے
 اُمتی کی شہ کو نین صدادیتے ہیں
 ساکین چرخ کے دل یار وہلا دیتے ہیں

باغِ جنت کا قبلا مجھے خاقان اس دم

اس غزل کا صلہ محبوبِ خدا دیتے ہیں

غزل فی الشان جناب فیض آباد پیر و سنگیزیدہ لسا لکھنؤ قدوة اہل دین محبوب سبحانی
 قطب بانی غوث احمدی سیدنا مولانا حضرت شیخ محمد علی الدین سید علی نقاد جیلانی البغدادی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ از تصنیف جناب شیخ محمد رضا خاقان مولود خوان سلمہ اللہ الرحمان
 مقیم پوسٹ منسلح ایوت محل ملک (برار)

محب خالق اکبر محی الدین جیلانی
 مرے حامی مرے یار محی الدین جیلانی
 گدا ہوں آپ کے در کا نہیں خواہش ہو شاہی کی
 تھکے ہجرت و نزلت مضطر ہوں کن میں بین
 بلا کر جام عرفان کا بنا دیجے مجھے بخود
 مرا بھی نام کیجے گفش برداروں میں تم اپنے
 بلا لیجے مجھے در پردہ کا دیجے رخ انور
 تمہارا ہوں مرید و خادم و مملوک میں شاہ
 عزیز شافع عشر محی الدین جیلانی
 مرے رہبر مرے سرور محی الدین جیلانی
 محب حضرت داور محی الدین جیلانی
 بلا لیجے مجھے در پر محی الدین جیلانی
 نہ کیجے دیر اب دم بھر محی الدین جیلانی
 حبیب خالق اکبر محی الدین جیلانی
 برائے احمد اطہر محی الدین جیلانی
 مجھے ہے ناز قسمت پر محی الدین جیلانی

مرید و مدح خوان ہے آپ کا یہ عاجز خاقان

ترجمہ کیجئے اس پر محی الدین جیلانی

غزل فی الشان حضرت شیخ ابو الجحان یا مولانا خواجہ معین الدین حسن سحر محی حشتی
 بہشتی اجیر نبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ از تصنیف جناب شیخ محمد رضا خاقان مولود خوان مقیم پوسٹ

دکھا دے یا خدا چہرہ معین الدین حشتی کا
 کہ ہوں میں والد و شہید معین الدین حشتی کا

دہن سے نام جب مکلا معینؒ الدین چشتی کا عطا ہو خالق کو نین مجکو بادہ عرفان خداوند جہان مجکو برائے احمد مرسل تمنا کب دل بیتاب کی برائیگی اپنے سدا سرشار ہے وہ بادہ عرفان سے لے یارو	کہا سب نے مجھے شیدا معینؒ الدین چشتی کا کہ ہوں میں چاہنے والا معینؒ الدین چشتی کا دکھائے جلد تر روضہ معینؒ الدین چشتی کا نظارہ کب ہمیں ہوگا معینؒ الدین چشتی کا جسے ہے عشق احمدؒ کا معینؒ الدین چشتی کا
---	---

تصور ہر گھڑی ہر خطہ ہے خاقان عابر کو
علاؤ الدین صابر کا معینؒ الدین چشتی کا

غزل جناب شیخ محمد رضا خاقان مولو جو خان مقیم بوسہ درو تصنیف حضرت قطب العالم السیّد الشیخ فیض
برکات نور آسمان طریقت شمس فلک معنوت حقیقت رکن الملت یہاں اشریعت حضرت سیدنا مولانا
حاجی سید شاہ محمد دیوان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزار شریف رصحرائی منکرون ہر

یا خدا ہر شہنشاہ رسالت مجکو ہے دعا حق سے کہ تار و قیامت مجکو دیکھ کر کوچہ دیوان کو یہی مین نے کہا یاد مین ابر دے خمدار شہ عالم کے یہ خواب مین روئے منور نہ تھا را دیکھا عشق دیوان کا بیاز ازل سے مین ہوں حشر میں اُفت دیوان کی بدولت ایدل	جلد ہو حضرت دیوان کی زیارت مجکو عشق دیوان کے مرض سے نہ ہو صحت مجکو جیتے جی آیا نظر گلشن جنت مجکو بخدا دوستو ہے شوق شہادت مجکو یا شہنشاہ جہان ہے یہی حسرت مجکو اے مسیحا نہیں درکار ہے صحت مجکو ہو گیا حق سے عطا گلشن جنت مجکو
---	--

عرض ہے آپ سے خاقان کی ہی شام و صبح
اپنی خدمت میں بلا لیجئے حضرت مجکو

غزل نعتیہ از تصنیف جناب شمس محمد قاسم صاحبان صدر مدرس مدرسہ
ہندوستانی ڈاکرین تعلقہ داروہ ضلع ایوت محل ملک شاہ

ہوا گر سوئے عرب ہند سے جانا میرا	فصل حق سے ابھی ارمان ہو پورا میرا
گر ہو کوئے شہ عالم میں گذار ایسا	چیتے جی گلشنِ جنت پہ ہو قبضہ میرا
یا نبیؐ ہر خدا جلد دکھا دو جلوہ	ہجرین سخت ہے مضطر دلِ شیدا میرا
صد مہ ہجر رنج بادِ شہ عالم سے	ہو گیا صورت گل چاک کلیجہ میرا
ہے تمنا ہی اسے خالق عالم میری	ہو لقبِ واصف شاہنشہ والا میرا

مین ہون ملاح نبی اسلئے حسانِ حزین

یول شعراءِ زمانہ مین ہے بالا میرا

نخلِ نعتیہ از تصنیف جنابِ ششی شیخ عبدالرسول صاحبِ خطیب باجم صاحب
دیوان صدر مدرس مدرسہ ہندوستانی پوسٹل ایوٹ محلِ ملک

رسولِ خالق اکبر کی کچھ مدت سناتا ہوں	ملک جن و بشر کو شیفۂ شہ کا بناتا ہوں
گل رخسار احمد کی صفت کچھ بیان سناتا ہوں	گل مضمون رنگین کا مین گلستہ بناتا ہوں
محمد مصطفیٰؐ جب ہے مرا آقا مرا حامی	عبثت روز قیامت کا مین دل پر غم ڈھاتا ہوں
جلائے کس طرح مجکو عزیز و آتش و دوزخ	شہ کوں و مکان کے عشق مین دلو جلاتا ہوں
گلستانِ سخن سے مین گلِ مدت کو چن چن کر	مزارِ سید والا پہ گلستہ چڑھاتا ہوں
پریشان ہو گئی ہے ہند سے میری طبیعت اب	نہرو کو ہدمو مجکو مہینہ کو مین جاتا ہوں

بروزِ حشر فرخانِ رنگاہِ لطف یا حضرت

برہما ہوں یا بھلا ہوں اکی امت کہتا ہوں

سلام از تصنیف محمد لیلین حازم مؤلف گلستہ ہذا بوقت قیام محفل میلاد
خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

یا حبیبِ خدا السلام علیک	یا شہِ انبیا السلام علیک
سرورِ دوسرا السلام علیک	ہادی و پیشوا السلام علیک

یا نبی مصطفیٰ السلام علیک	سرورِ اولیا السلام علیک
شافعِ دوسرا السلام علیک	سرورِ اتقیا السلام علیک
یا رسولِ خدا السلام علیک	تم ہو نورِ خدا السلام علیک
<p>دیکھ جائز کو بھی جواب سلام وہ ہے کہتا سدا السلام علیک</p>	
<p>سلام جناب مولوی شیخ محمد صاحب خاقان مقیم پوسد بوقت قیام محفل حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام</p>	
السلام اے حضرت احمد بنی	السلام اے نور اللہ القوی
السلام اے حضرت خیر الوری	السلام اے سرورِ ہر دوسرا
السلام اے حضرت شاہِ عرب	السلام اے سرورِ والا حسب
السلام اے حضرت شاہِ زبان	السلام اے باعثِ ہر دو جہان
السلام اے حضرت شاہِ ہذا	السلام اے خاصِ محبوبِ خدا
السلام اے حضرت شاہِ اُمم	تم رسول اللہ ہو حق کی قسم
<p>اتجا ہے آپ سے خاقان کی اپنی خدمت میں بلا لایا نبی</p>	
<p>مناجات جناب شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان حنفی مقیم پوسد بیدار پاک حضرت قاضی الحاجات نجیب لدعوات</p>	
یا خدا ہر احمد اطہر	سرورِ دین محمد اطہر
ہر اصحابِ اہل بیت نبی	کرد عاینِ مری قبولِ بھی
ولہد لا شریک ہے تو خدا	نہیں معبود کوئی غیرے سوا
عالم الغیب ہے خدایا تو	ساتر العیب ہے خدایا تو

<p> ہو میسر زیارت احمد لب پہ ہر دم ہو نام احمد کا یا خدا ہے یہی دعا تجھے دل سے ہو دور میرے ہر اک غم یا آئی پئے شہ امت نور ایمان کر عطا یا رب اپنے فضل و کرم سے یا اللہ جو پڑھاتے ہیں شاہ کا مولود جائیں جنت میں حاضرین تمام یا خدا ہر احمد راہر یا خدا ہر مصطفیٰ مجھ پر </p>	<p> ہو میسر شفاعت احمد میں کہاؤں غلام احمد کا خدمت مصطفیٰ میں ہو پیادے دو لون لمین میں ہوں خرم مرتے ہی کر عطا مجھے جنت اور گنہ بخش دے ہمارے سب بخشدے امت رسول اللہ کر عطا او نگو خداے مہود ے کے محبوب کبریا کا نام بخش کر مجھ کو فضل کر مجھ پر اپنی رحمت مدام نازل کر </p>
<p> ورد خاقان کا ہو یا اللہ دسمیدم لا اکہ لا اللہ </p>	
<p> اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا و مولانا محمد و باریک وسلم اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و علی و آلہ و سلم و علی و آلہ و سلم و علی و آلہ و سلم عمّا یصفون و سلام علی المرسلین و الحمد للہ رب العلمین </p>	

قطعاً تواریخ طبع گلستہ حازم فی مدح حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

قطعہ تاریخ از نتائج افکار گوہر بار مداح حضرت سید ابراہیم سیدنا و مولانا
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ الاطہار واصحابہ الایخیار
وسلم شاعر شیرین زبان جناب مخدومی استاد می مولوی شیخ محمد صاحب
متخلص بہ خاقان مولود خوان صاحب دیوان حنفی سلمہ اللہ الولی القوی
تعلقہ پوسد ضلع ایوت محل ملک برادر **ابن جناب** شیخ بڑے صاحب
مرحوم باسموی

تاریخ اسکی مجکو لکھنا ہے آج لازم دل نے کہا کہ کہد و باغ کلام حازم	حازم نے خوب لکھایہ نعتیہ رسالہ کیجئے نہ فکر خاقان تاریخ ہے یہ اسکی
--	---

ایضاً

ہر عاشق مدح بنوئی اسپہ فدا ہے وصف شہ لولاک لما اسمین لکھا ہے	اس میں صفت سرور دین صل علی ہے مقبول خداوند جہان ہے یہ رسالہ
---	--

ہر سمت سے غل صل علی کا ہوا خاقان
جسوقت کہ یہ ذکر شہ دین چھپا ہے

قطعہ تاریخ از نتائج افکار گوہر بار مداح حضرت سید ابراہیم سیدنا و مولانا
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ الاطہار واصحابہ الایخیار وسلم شاعر

شیرین زبان جناب مجبیٰ منشی محمد قاسم صاحب متخلص بہ حسن خفنی سلمہ اللہ
الولی القوی صدر مدرس مدرسہ ہندوستانی ڈگریس تعلقہ داروہ ضلع

ایوت محل ملک برار

چھپ گئی جیت جت شاہنشہ دین دل پسند	ہو گیا حسن غل صل علی کاہر طرف
چھپ گئی اب رحمت شاہنشہ دین دل پسند	لکھواس گلدستہ حازم کی تم تاریخ یون

قطعہ تاریخ رقمزدہ کلک گوہر سلک مداح حضرت سید ابراہیم سیدنا مولانا
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ الاطہار و صحابہ الانبیاء وسلم
شیدائے ذکر خاتم النبیین محمد یسین متخلص بہ حازم خفنی مؤلف گلدستہ ہذا
ساکن قصبہ ڈگریس تعلقہ داروہ ضلع ایوت محل ملک برار ابن جناب
شمس الدین صاحب ساکن ڈگریس

نعت رسول پاک خدائے کریمین	فضل خدا سے میرا یہ گلدستہ ہے چھپا
حازم خدا کے فضل سے پوری ہوئی مراد	شکر ضایہ - ذکر شہ دین چھپ گیا

اللہم صل علی سیدنا و مولانا محمد و علی ال سیدنا و مولانا محمد

و بارک وسلم

اعلان - نہایت کفایت سے کتابین اور چکن اور عطر و تبا کو خوردنی اسبغ سے منگائیے -
محمد عبداللہ تاجر کتب لکھنؤ چوک و مالک مطبع مجتبیٰ

کتب شیخ عبدالرسول خطیب باسم حال صدر مدرس پوسہ

نخل امید ہر آب مرے سرور ہو گا
قد مجبوب کی گر لگتا رہوں میں تو صیفت
دیکھنا یوں ہی ہے اشک جو فرقت میں روان
قرب ابرو نہیں دبا لہ سب سے شاید
سجدہ حق میں اگر سر کو جھکائیں گے ہم
رنگ لایکا غم داغ فراق احمد
لب رنگین کے تصور میں شہ والا کے
ایسی چکار بھلا بلی گلشن کی کہاں
نہ کسی غیر کا میں چاہنے والا بن کر
واصف خالی رخ سید والا بن کر
دیکھ لی ہے جو تری خواب میں پیار صورت
فرقت شاہ کی گرمی ہے وہ دلیں نہان
ملک کی باندھے کھنڈ دیکھیں گے اہل محشر
طاقت حق نہ ہوئی تجھ سے دلاک لخطہ
در دند ان شہ دین کی صفت لکھتا ہوں
عرض فرحان کی ہے تجھ سے ہی نور شید
جو مومن بزم میلاد رسول اللہ میں آتے ہیں
ملک حورو پری فرشتہ اپنی آنکھوں کا بچاتے ہیں
یہ وہ ہے محفل قدس کہ ذوق و شوق سے آکر
مکان جنت میں پائینگے خدا سے وہ صلیہ شک

سامنے آنکھوں کے کب گنبد اخضر ہو گا
قد مرا غیرت شمشاد و ضویر ہو گا
دیدہ زار مرا چشمہ کو شر ہو گا
رکھا لشکر میں یہ خنجر تیر خنجر ہو گا
داغ پیشانی کا رشک سے دامن ہو گا
گل یہ گلہ سستہ جنت سے بھی بڑھ کر ہو گا
اشک آنکھوں سے مرے سہل نپک کر ہو گا
نغمہ خوان بزم میں فرحان بخور ہو گا
جاؤں گا سونے عرب شاہ کا والا بن کر
چشم خلوق میں رہتا ہوں ستارا بن کر
عشق کا تیر گادل پہ نشا نا بن کر
خاک کرے ابھی دوزخ کو شرارا بن کر
حشر میں آؤں گاجب آپ کا شید بن کر
کھو دیا عمر کو ناحق سگ دنیا بن کر
نقطہ شعر چمکتا ہے ستارا بن کر
تیرے کوچے میں رہوں میں کہیں ذرہ بن کر
مراتب کیسے کیسے حق تعالیٰ سے وہ پاتے ہیں
جہاں پر ہم رسول اللہ کا مولد پڑھاتے ہیں
پر طاؤس کا جبریلؑ یاں پنکھا ہلاتے ہیں
رسول اللہ کا مولود جو گھر میں پڑھاتے ہیں

پس مردن نمایان نورا دنگی قبر میں ہو گا مثال گل مکتے جائینگے وہ باغ جنت میں پیشین جام کوثر حشر میں حضرت کے ہاتھوں سے جو کرتے مال و زر میں خرچ میلاد شہ دین میں بلا میں رنج میں غم میں مصیبت و آفت میں ہر اک شادی غمی میں اے عزیز دہل برستان	جو بزم مصطفیٰ امین شمع کا فوری جلاتے ہیں جو عود اور عود پتی محفل شہ میں جلاتے ہیں جو بزم مصطفیٰ میں چار اور کافی پلاتے ہیں مکان خلد برین میں خاص وہ اپنا بناتے ہیں دینار ہر جگہ حضرت کو ہم اپنا بناتے ہیں جناب ہر گوئیں کا مولد پڑھاتے ہیں
---	---

نو تھیر کو کمر نہ ہم اسکو پڑھوین شوق فرحان
اگر جب اہل مدینہ اہل بیت اللہ پڑھاتے ہیں

بڑھو تم صدق دل سے مونسو ہر بار بسم اللہ محبو شوق سے بڑھتے رہو ہر بار بسم اللہ رکھینگے ورد جو اس کا تو روز حشر یہ اونکو مصیبت اور آفت میں جو کوئی اسکو پڑھے پس مردن جو اسکا داغ الفت یکنے جائینگا نہ چھوئیگی نہ چھوئیگی دم آخر بھی یہ فرحان	خدا کا حشر میں دکھلائیگی دیدار بسم اللہ بنادیتی ہے یہ آتش کو بھی گلزار بسم اللہ دلایگی خدا سے خلد کا گلزار بسم اللہ تو کمر دیتی ہے فوراً اوسکا بیڑا یا بسم اللہ بنادیتی گھوڑ کو غیرت گلزار بسم اللہ کہ اب تو ہو گئی میرے گل کی بار بسم اللہ
---	--

لازم ہے مونسوں کو وظیفہ درود کا اے حاضران بزم بڑھو شوق سے درود بڑھنے سے اسکے ہوتا ہے دیدار مصطفیٰ خو ان خلد جہاتی سے انجی رگائینگی ظلمت کا خوف کیا ہے تجھے لے درود خوان	ہوتا ہے قدسیوں میں بھی چرچا درود کا پیش حضور جائیگا تحفہ درود کا کیا جانے کوئی دوستور تہ درود کا جائیگا جب بہشت میں شہید اورود کا ہو کا تری کھد میں او جالا درود کا
---	---

پڑھ پڑھ کے یاد روے محمد میں شوق سے
فرحان میں اب کھلتا ہوں غنچہ درود کا

عزل در توصیف حضرت سیدنا مولانا مرشدنا سید عبدالرزاق صاحب قادی
نقشبندی زفاعی بغدادی مزار شریف در امر او قی (برابر)

مرے آقائے رہبر جناب پیر بغدادی بلایے جام عرفانی محی الدین کے جانی بنائے اپنا دیوانہ بنادے اپنا مستانہ مجھے خدمت میں بلوائے محی الدین کے پیادے لکھون کیونکر شنائی تیری زبان قاصدے یان میری سیکھتے ہوئے ترتیب ہوں تیرے وقت سے جلتا ہوں نہ فرحان سے ہوئی خدمت چل میں لکھی سرشت	تصدق جان ہے تم پر جناب پیر بغدادی دکھائے چہرہ انور جناب پیر بغدادی مرے جانی مرے دیر جناب پیر بغدادی نہ اب محبو چہرہ زہر در جناب پیر بغدادی محب خالق اکبر جناب پیر بغدادی پلادو وصل کا سا غر جناب پیر بغدادی مرے آقائے رہبر جناب پیر بغدادی
---	--

خدا را ب کسی صورت معین الدین اجیری کمان ہے جو میں یہ طاقت معین الدین اجیری وہ جو ران ہشتی کی طرف ہرگز نہ دیکھے گا بلا اجیر میں محبو بہت دلنگ رہتا ہوں تیری مدحت سرائی کی بدولت اندون میری مرے مرشد مرے رہبر مرے آقائے حامی دکھا دیندہ فرحان کو اپنا روضہ اقدس	دکھا اپنی مجھے صورت معین الدین اجیری لکھون کر کچھ تری مدحت معین الدین اجیری جیسے ہوگی تری جاہت معین الدین اجیری سناتی ہے تری فرقت معین الدین اجیری ہوئی عالم میں اب شہرت معین الدین اجیری تری درکار ہے بہت معین الدین اجیری تمنا ہے یہی حضرت معین الدین اجیری
---	---

کربان سکھی ہوئی جان میں محبوب چو کہا و سچ سینے میں جب آدہ ہے اور اپنا روپ کھا و سچ واہ صل غلی واہ صل علی ہر اک کی زبان یرو سچ جب غور سے دیکھا ہر فن میں گل و قیر و شجر و زلی منا ہے مجھے اوس وقت نہ کیا صل علی کیا صل علی	وہ بادہ عرفان پلاوے ہر اک ان میں مست و سچ کیا ہوں کئی حالت اپنی یہاں تریا و سچ محل میں گجل فرحان اپنی محبت میں و سچ طرحوہ موہ و کرا و سچ تراجلوہ مخمور و سچ چیتا تراب بر موہ محبوب لیلی و سچ
---	--

<p>کیا رہ کر دن کو رے مجھ میں جان می ہو نہ جاوے آراستہ کر باغ جنت مور اسیر کو دلبر آوت ہے جب حیان میں کرتا ہوں اندم دل سے بکھڑکتے اب ہند میں یہ فرحان حین نین مبت کھڑکتے</p>	<p>اکبار تو پہنے میں موچے کھڑکتے دکھا صورت دیکھا میر کی شبہ حکم ہوا رضوان کو خدا کے اکبر کا کٹی جرم و خطا میں عمر مری نیکی کا کیا ناکام کوئی گوئیں کے مالک سرور دین خدمت میں بلا کو کھین</p>
<p>حضور میں بلا محکو محی الدین جیلانی مصیبت سے چھڑا محکو محی الدین جیلانی تہ دامن چھپا محکو محی الدین جیلانی فقط روضہ دکھا محکو محی الدین جیلانی برائے مصطفیٰ محکو محی الدین جیلانی نہیں تیرے سوا محکو محی الدین جیلانی عطا محکو عطا محکو محی الدین جیلانی دکھا محکو دکھا محکو محی الدین جیلانی نہ اب در در پھرا محکو محی الدین جیلانی</p>	<p>نہ اچھے در پھرا محکو محی الدین جیلانی پھنسا کر طائر دل میرا دام زلف میں اپنے پریشان گرمی خورشید سے ہوں جبکہ محشر میں مرے دل میں نہیں قہر جہان کی آرزو بالکل دکھا شے شکل نورانی رسول اللہ کے جانی وسیلہ رنج میں غم میں بلایا میں اور آفت میں تقط در کار ہے تیری فقط در کار ہے تیری شریعت کی طریقت کی حقیقت معرفت کی راہ بلاے جلد فرحان کو کہیں بعد میں شاہا</p>
<p>عزل و تصنیف حضرت سید محمد کبیر عرف حیات قلندر بادشاہ مراد شریف منگرولی محب شافع محشر قلندر شاہ منگرولی نگاہ لطف ہو مجھ پر قلندر شاہ منگرولی مرے ہادی مرے ہم پر قلندر شاہ منگرولی گیا کوئی نہیں پھر کر قلندر شاہ منگرولی مرا اب حال ہے اتر قلندر شاہ منگرولی</p>	<p>حبیب خالق اکبر قلندر شاہ منگرولی نہ اب در در پھرا محکو نہ اب وحشی بنا محکو تصدق جان ہے تم پر مرا ایمان ہو تم پر ترمی وہ ذات ہے عالی تری درگاہ سے خالی مری مشکل کو آسان طفیل خالق یزدان</p>
<p>شاہان اکبر قلندر شاہ منگرولی حبیب خالق اکبر قلندر شاہ منگرولی</p>	<p>بم لکھو</p>